بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

کیادیوبندی بریلوی ھیں؟

دیوبندی فرقہ دراصل ہے تو وہابی تفصیل فقیر کے رسالہ ''دیوبندی مذہب'' میں پڑھیئے۔لیکن بوقت ضرورت وہ ایسا کچھ کرگزرتے ہیں جس سے یقین ہوتا ہے کہ یہ بریلوی ہیں اس کی دووجہیں ہیں۔

(۱) مولوی اشرف علی تھانوی کی تعلیم ہے کہ ضرورت پڑجائے تو تقیہ کرلو۔تقیہ اعتقادی شیعوں کا مذہب ہے اور تقیہ عملی دیوبندی فرقہ کااوڑھنا بچھونا ہے۔جس کی تفصیل فقیر نے ''دیوبندی شتر مرغ'' میں لکھ دی ہے۔

(۲) اپنے اکابر اور اپنے مذہب کو چمکانے کے لئے نہ انہیں شرک یادرہتا ہے نہ بدعت۔زمین وآسمان قلابے ملاکرسب کچھ کرگزرتے ہیں یہاں تک کہ جھوٹے خواب بھی تیار کرلیتے ہیں۔تفصیل دیکھیئے فقیر کا رسالہ ''بلی کے خواب میں چھیچھڑے'' ویسے اہلِ سنت کو بدنام کرنے کے لئے وہابیوں دیوبندیوں کے ہاں فتوے صرف دو ہیں۔شرک وبدعت اور وہ بھی اہل سنت کے لئے ، جوکمالات ہم اپنے نبی پاک شہ لولاک ﷺ ودیگر انبیاء وعظام علیہ السلام اور پھر اُولیاء کرام کے لئے بیان کریں گے اُن پر ان کا شرک لاگو ہوجائے گا۔اس کے برعکس وہی کمالات بلکہ اُس سے بھی بڑھ کروہ اپنے مولویوں اور لیڈروں کے لئے ثابت کریں گے اور عین اسلام بتائیں گے۔(تجربہ کرکے دیکھیے)

فقیر چند نمونے عرض کرتا ہے۔

گر قبول افتدز ہے عزوشرف

دیوبندی وہابی ہیں حوالہ جات ملاحظہ ہوں

(۱) مولوی اسماعیل دہلوی لکھتا ہے کوئی کسی کا نام اُٹھتے بیٹھتے اور دوروںزدیک سے پکارا کرے یا اُس کی صورت کا تصور کرے تو یوں سمجھے کہ جب میں اُس کا نام لیتا ہوں زبان سے یادل سے یا اُس کی صورت کا یا اُس کی قبر کا خیال باندھتا ہوں وہیں اُس کی خبر ہوجاتی ہے اور اُس سے میری بات چھپی نہیں رہ سکتی اور جو مجھ پر احوال گزرتے ہیں جیسے بیماری وتندرستی وکشائش وتنگی ، مرنا جینا غم وخوشی سب کی ہر وقت اُسے خبر رہتی ہے اور جو بات میرے منہ سے نکلتی ہے وہ سب سن لیتا ہے اور جو خیال ووہم میرے دل میں گزرا ہے وہ سب سے واقف ہے سوان باتوں سے مشرک ہوجاتا ہے اور اس قسم کی سب باتیں شرک ہیں خواہ یہ عقیدہ انبیاء واُولیاء سے رکھے یا پیرومرشد سے خواہ امام وامام زادے سے خواہ بھوت پری سے پھر خواہ یوں

سمجھے کہ یہ بات ان کو اپنی ذات خواہ اللہ کے دیئے سے غرض اس عقیدے سے ہر طرح شرک ثابت ہوگا۔ (تقویۃ الایمان)

کسی انبیاء و اولیاء یا امام وشہیدوں کی جناب میں ہرگز یہ عقیدہ نہ رکھے کہ وہ غیب کی بات جانتے ہیں بلکہ حضرت پیغمبر کی جناب میں بھی عقیدہ نہ رکھے نہ اُن کی تعریف میں ایسی بات کہے۔ (تقویۃ الایمان، صفحہ ۲۶)

(۲) یہی مولوی اسماعیل دہلوی لکھتا ہے کہ جو کوئی یہ دعوی کرے کہ میرے پاس ایسا کچھ علم ہے کہ جب میں چاہوں اس سے غیب کی خبریں معلوم کرلوں اور آئندہ باتوں کو معلوم کرلینا میرے قابو میں ہے سو وہ بڑا جھوٹا ہے کہ دعویٰ خدائی کا کرتا ہے اور جو کوئی کسی نبی یا ولی یا جن وفرشتہ کو امام یا امام زادے یا پیر و مرشد نجومی یا مال یا جفار کو یا فال دیکھنے والے کو یا برہمن وشی کو یا بھوت و پری کو ایسا جانے اور اس کے حق میں یہ عقیدہ رکھے سو وہ مشرک ہو جاتا ہے۔ (تقویۃ الایمان، صفحہ ۲۱)

جو اللہ کی شان ہے اُس میں کسی مخلوق کو دخل نہیں۔ سو اُس میں اللہ کے ساتھ کسی مخلوق کو نہ ملاؤ گے۔ کتنا بڑا ہو اور کیسا ہی مقرب ہو مثلاً یوں نہ بولے کہ اللہ ورسول چاہے گا تو فلاں کام ہو جائے گا کہ سارا کاروبار جہاں اللہ ہی کے چاہنے سے ہوتا ہے۔ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا کوئی شخص کسی سے کہے کہ فلاں کی شادی کب ہوگی یا فلاں درخت میں کتنے پتے ہیں یا آسمان میں کتنے ستارے ہیں تو اس کے جواب میں یہ نہ کہے کہ اللہ ورسول ہی جانے کیونکہ غیب کی بات اللہ جانتا ہے رسول کو کیا خبر۔ (تقویۃ الایمان، صفحہ ۵۸)

اولاد ہوگی یا نہ ہوگی یا اُس کی سوداگری میں اس کو فائدہ ہوگا یا نہ ہوگا یا اُس لڑائی میں فتح پاوے گا یا شکست کہ ان سب باتوں میں بھی سب بندے بڑے ہوں یا چھوٹے یکساں بے خبر ہیں اور نادان ہیں۔ تقویۃ الایمان صفحہ ۲۵ اللہ صاحب نے پیغمبر کو فرمایا کہ لوگوں سے کہہ دیں کہ غیب کی بات سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا۔ فرشتہ نہ آدمی، نہ جن، نہ کوئی چیز یعنی غیب کی بات کو جان لینا کسی کے اختیار میں نہیں۔ (تقویۃ الایمان، صفحہ ۲۲)

(۳) یہی مولوی اسماعیل لکھتا ہے سو انہوں نے (یعنی رسول خدا نے) بیان کردیا کہ مجھ کو نہ کچھ قدرت ہے نہ کچھ غیب دانی۔ میری قدرت کا حال تو یہ ہے کہ اپنی جان ومال کے بھی نفع ونقصان کا مالک نہیں تو دوسرے کا تو کیا سوال اور غیب دانی اگر میرے قابو میں ہوتی تو پہلے ہر کام کا انجام کرلیتا اگر بھلا ہوتا تو اُس میں ہاتھ ڈالتا اگر بُرا معلوم ہوتے تو کاہے کو اُس میں قدم رکھتا۔ غرض کہ قدرت اور غیب دانی مجھ میں نہیں اور کچھ خدائی کا دعویٰ نہیں رکھتا پیغمبری کا مجھ کو دعویٰ ہے۔

(تقویۃ الایمان، صفحہ ۲۴)

فرقہ دیوبند کے قطب عالم مولوی رشید احمد گنگوہی نے لکھا۔

(۱) جب انبیاء علیہم السلام کو بھی علم غیب نہیں ہوتا تو یارسول اللہ ﷺ کہنا بھی ناجائز ہوگا۔ (فتاویٰ رشیدیہ، صفحہ ۳)

(۲) اثباتِ علم غیب غیر حق تعالیٰ کو شرک صریح ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ)

(۳) علم غیب صرف اللہ تعالیٰ کا ہے اس لفظ کو کسی تاویل سے دوسرے پر اطلاع کرنا ابہام شرک سے خالی نہیں۔

(فتاویٰ رشیدیہ، صفحہ ۴۳، جلد ۳)

جو شخص اللہ جل شانہ کے سوا علم غیب کسی دوسرے کو ثابت کرے وہ بے شک کافر ہے اُس کی امامت اور اُس سے میل جول، محبت و مُروت حرام ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ، جلد ۱، صفحہ ۲۰)

(۴) جو رسول اللہ ﷺ کے علم غیب ہونے کا معتقد ہے وہ ساداتِ حنفیہ (یعنی آئمہ احناف) کے نزدیک قطعاً مشرک و کافر ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ، جلد ۳، صفحہ ۴۲)

جو رسول اللہ ﷺ کو علم غیب جو خاصہ حق تعالیٰ ثابت کرے اُس کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے **لانہ کفر** (یہ کفر ہے)

(فتاویٰ رشیدیہ، جلد ۳، صفحہ ۱۴۵)

مولوی اشرف علی تھانوی کی عبارات ملاحظہ ہوں

کسی بزرگ یا پیر کے ساتھ یہ عقیدہ رکھنا کہ ہمارے سب حال کی اُس کو ہر وقت خبر رہتی ہے کفر و شرک ہے۔

(بہشتی زیور، صفحہ ۳۷)

کسی کو دور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اس کو خبر ہوگئی کفر و شرک ہے۔ (بہشتی زیور، صفحہ ۳، جلد ۱)

یا شیخ عبدالقادر یا شیخ سلیمان کا وظیفہ پڑھنا جیسا کہ عوام کا عقیدہ ہے ان کے مرتکب ہونے سے بالکل اسلام سے خارج ہو جاتا ہے مشرک بن جاتا ہے۔ (فتاویٰ امدایہ، صفحہ ۵۶)

بہت اُمور میں آپ (یعنی رسول اللہ ﷺ کا) خاص اہتمام سے توبہ فرمانا اور فکر اور پریشانی میں واقع ہونا اور باوجود اس کے پھر مخفی رہنا ثابت ہے۔ قصہ افک میں آپ کی تفتیش وانکشاف بابلغ وجوہ صحاح میں مذکور ہے مگر صرف توجہ سے انکشاف نہیں ہوا۔ (حفظ الایمان، صفحہ ۷)

کیا دیوبندی بریلوی ھیں؟

مذکورہ بالا عبارات سے یقین ہوگیا کہ دیوبندی وہابی ہیں اور اب بھی عقائد کے لحاظ سے اسی عقیدہ پر ڈٹے ہوئے ہیں کہ علم غیب خاصۂ خدا تعالیٰ ہے کسی نبی ولی کے لئے ماننا شرک ہے۔ لیکن اس کے برعکس اپنے اکابر بلکہ اُن کے اکابر خود

ببانگ دہل ایسے اُمور کے مدعی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ بریلوی ہیں چند مثالیں حاضر ہیں۔

(۱) مولوی اشرف علی تھانوی کی ولادت کا واقعہ پڑھیئے۔ اُس کے سوانح نگار لکھتے ہیں کہ آپ (مولوی اشرف علی تھانوی) کے والد مرحوم کی اولاد نرینہ زندہ نہ رہتی تھی اس کی ظاہراً وجہ یہ تھی کہ موصوف کو جب مرضِ خارش نے آگھیرا اور کسی صورت سے دفع نہ ہوتا تھا تو مجبوراً کسی ڈاکٹر کے مشورہ سے ایسی دوا کھائی تھی جو دافع خارش مگر بظاہر قاطع نسل بھی ثابت ہوئی۔ خویشدامن رجاہ کو اس کا پتا لگا تو وہ سخت پریشان ہوگئیں اور حافظ غلام مرتضٰی صاحب پانی پتی سے عرض کی کہ میری لڑکی کے لڑکے زندہ نہیں رہتے ہیں۔ حافظ صاحب نے فوراً مجذوبانہ انداز میں فرمایا یا عمرو علی کی کشائش میں مرجاتے ہیں آپ کی باری علی کے سپرد کردینا۔ معمہ کو کوئی بوجھ نہ سکا لیکن حکیم الامت کی والدہ کے ذہن رسا نے اس کے راز کو پالیا وہ کہہ اُٹھیں۔ حافظ صاحب کا مطلب یہ ہے کہ لڑکوں کی ددھیال ہے فاروقی اور ننھیال ہے علوی اور اب تک جو نام بھی رکھے گئے وہ ددھیال طرز پر تھے اب کی باری جب لڑکا ہو تو ننھیالی وزن پر نام رکھا جائے جس کے آخر میں علی ہو۔ حافظ صاحب یہ سن کر ہنس پڑے اور فرمایا لڑکی بڑی ہوشیار ہے میرا منشاء یہی تھا پھر فرمایا اور بڑے جوش سے فرمایا انشاء اللہ تعالیٰ اس کے دو لڑکے ہوں گے اور زندہ رہیں گے ایک کا نام اشرف علی رکھنا اور دوسرے کا نام اکبر علی ایک میرا ہوگا اور وہ مولوی ہوگا دوسرا دنیا دار ہوگا چنانچہ اس مرد درویش نے جو کچھ توکل علی اللہ کہا تھا حرف بہ حرف پورا ہوا۔

(قلندر ہرچہ گوید دیدہ گوید۔ بوادر النوادر اشرف سوانح الاضافات الیومیہ، بہشتی زیور مکمل و مدلل)

تبصرہ اُویسی غفرلہٗ

فقیر اس حکایت (کہانی) پر مفصل تبصرہ "تفسیرِ اُویسی، حصہ اول" میں لکھ چکا ہے یہاں بھی کچھ عرض کرے گا لیکن ناظرین غور فرمائیں کہ یہ کہانی صرف اس لئے گھڑی گئی تاکہ عوام کو معلوم ہو کہ مولوی اشرف علی تھانوی بڑا پہنچا ہوا ولی تھا کہ اُس کی ولادت سے پہلے ایک مجذوب نے مژدہ بہار سنایا لیکن یہ خیال نہ گزرا کہ یہ کہانی تو ثابت کرتی ہے کہ دیوبندی بریلوی ہیں چند باتیں ملاحظہ ہوں۔

(۱) پیروں، فقیروں کے پاس اولاد طلبی کے لئے بغرض دعا جانا جائز ہے اُن کی دعاؤں سے اولاد ملتی ہے۔

(۲) اُولیاءِ کرام آنے والے حالت سے آگاہ ہوتے ہیں۔

(۳) وہ حالات اُولیاءِ کرام کبھی بتا بھی دیتے ہیں۔ یہی باتیں مولوی اشرف علی کی نانی اور اماں نے کر دکھلائیں ہمارا سوال یہ ہے کہ اگر حکیم الامت کی نانی اور اُن کی امی اولاد مانگنے چلی گئیں تو عین اسلام تمہاری زلف پہنچی تو من کہلائی۔ وہ تیرگی جو

میرے نامہ سیاہ میں ہے اور نبی ﷺ کے لئے ماننا شرک ہے کہ وہ کسی طرح بھی غیب نہیں جانتے تھے اور اگر کوئی مانے تو ابوجہل سے بھی بُرا ہے۔لیکن حکیم الامت کے مجذوب بزرگ موت وحیات کے دفتر کے رازدان ہیں۔ تھانوی صاحب کے والد کے بچوں کی پیدائش اور اُن کی موت کا موجب بھی جانتے ہیں اور کمال یہ ہے کہ بچوں کو خدائے تعالیٰ کے بجائے حضرت علی مارڈالتے ہیں جب کہ حضرت عمر سے انہیں ضد ہے۔ افسوس ہے کہ حضرت علی معاذ اللہ ایسے متعصب ہیں کہ وہ اپنے نام کے بجائے دوسرے کا نام نہیں دیکھ سکتے حالانکہ خود اپنے بچوں کا نام ابوبکر وعمر رکھا۔ طرفہ یہ کہ حضرت عمر مدینہ میں اور حضرت علی نجف میں اور وہ بھی سینکڑوں سال قبور میں رہنے کے باوجود حکیم الامت کے گھریلو حالات مو بمو جانتے ہیں۔

ناظرین خدارا انصاف

اگر رسول اللہ ﷺ یا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا ایسے ہی دیگر اُولیاءِ کرام کے لئے کہا جائے کہ وہ خداداد کمالات سے بے اولاد کو اولاد والا بنادیتے ہیں تو ہمیں شرک گردانا جاتا ہے لیکن حکیم الامت تھانوی اور اُن کے برادرِ مکرم کہاں سے اُتر پڑے ہیں اور ظلم وستم کی انتہا ہوگئی کہ مجذوب صاحب نے حکیم الامت کی والدہ کو سالہا سال پہلے تھانوی صاحب اور ان کے برادرِ مکرم کی پیدائش کی نہ صرف خبر دی بلکہ اُن دونوں کی سوانح عمری کا اجمالی نقشہ بھی پیش فرمادیا جو دیوبندی مذہب میں مافی البعد یعنی آنے والے حالات کا جاننے کا عقیدہ شرک اور خدا تعالیٰ کے ساتھ بغاوت کے مترادف ہے لیکن صرف اور صرف امام الانبیاء رحمۃ للعالمین سیدنا محمد الرسول ﷺ کے لئے۔ ورنہ اُن کے پیر اور مولوی لیڈر تو ایسے کمالات کے حامل ہیں کہ مجذوب جو مجذوبانہ رو میں بہہ کر نہیں فرمایا جبکہ بقول حکیم الامت قلندر ہرچہ گوید دیدہ گوید یعنی ایسے لوگ آنکھوں سے دیکھ کر حالات بتاتے ہیں۔

فیصلہ

ناظرین کے ہاتھ میں ہے کہ جو کمالات حضور ﷺ اور دیگر انبیاء علیہ افضل التحیات والتسلیمات اور اُولیاءِ کرام کے لئے مانے جائیں تو دیوبند کی مشینری کے تمام پُرزے شرک شرک بولنے لگ جاتے ہیں اور پھر وہی کمالات اگر اُن کے مولویوں اور لیڈروں کے لئے بیان ہوں تو عین اسلام بن جاتے ہیں آخر اس دورنگی اور بے ڈھنگی چال کا کوئی تو فیصلہ کیجئے۔

دیوبندی وھابی ھیں

گرد اب بلا اُفتاد کشتی
مدد کن یا معین الدین چشتی

گرداب میں ہے کشتی اے معین الدین اجمیری چشتی میری مدد فرما۔

مذکورہ بالا شعر پڑھ کر کسی فاضل دیوبندی یا اُن کے کسی عقیدت مند سے پوچھیں تو وہ آپ کو جہنم نہ پہنچا دیں تو مجھے اُویسی نہ کہنا۔

دیوبندی بریلوی ہیں؟

حضرت حاجی امداداللہ شاہ صاحب کے ایک مرید کسی بحری جہاز سے سفر کر رہے تھے کہ ایک تلاطم خیز طوفان سے جہاز ٹکرا گیا قریب تھا کہ موجوں کے ہولناک تصادم سے اُس کے تختے پاش پاش ہو جائیں۔اب اس کے بعد کا واقعہ خود راوی کی زبانی سنیئے۔لکھا ہے کہ اُنہوں نے جب دیکھا کہ اب مرنے کے سوا چارہ نہیں ہے اسی مایوسانہ حالت میں گھبرا کر اپنے پیر روشن ضمیر کی طرف خیال کیا اس وقت سے زیادہ اور کون سا وقت امداد کا ہوگا۔اللہ تعالیٰ سمیع وبصیر اور کارساز مطلق ہے اسی وقت آبگوٹ غرق سے نکل گیا اور تمام لوگوں کو نجات ملی ادھر یہ تو قصہ پیش آیا۔اگلے روز مخدوم جہانیاں رحمۃ اللہ علیہ اپنے خادم سے بولے ذرا میری کمر دباؤ کمر درد کرتی ہے۔خادم نے دباتے دباتے پیرہن مبارک جو اُٹھایا تو دیکھا کہ کمر چھلی ہوئی ہے اور اکثر نے پوچھا حضرت کیا بات ہے کمر کیوں کر چھلی۔فرمایا کچھ نہیں، مرید کے اصرار پر فرمایا کہ ایک تمہارا دینی اور سلسلے کا بھائی تھا اس کی گریہ زاری نے مجھے بے چین کر دیا اور میں نے آبگوٹ کو کمر کا سہارا دے کر اُوپر کو اُٹھایا جب آگے چلا تو اور بندگانِ خدا کو نجات ملی اسی سے چھل گئی ہوگی اور اسی وجہ سے درد ہے مگر اس کا ذکر نہ کرنا۔

(کراماتِ امدادیہ، صفحہ ۱۸)

ڈبل شرک

غیبی قوتِ ادراک اور خدائی اختیارات کا یہ حال کہ پیر جی نے ہزاروں میل کی مسافت سے دل کی زبان کا خاموش استغاثہ سن لیا۔صرف سن ہی نہیں لیا بلکہ فوراً ہی یہ بھی معلوم کر لیا کہ سمندر کی ناپیدا کنار وسعتوں میں حادثہ کہاں پیش آیا ہے اور معلوم ہی نہیں کر لیا بلکہ چشم زدن میں وہاں پہنچ بھی گئے اور جہاز کو طوفان سے نکال کر واپس لوٹ آئے لیکن وائے رے دل حرماں نصیب کی شرارت کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے وارثین اولیاء کے لئے ایسا عقیدہ شرک ہے۔چنانچہ پڑھیئے یہ جو بعض لوگ اگلے بزرگوں کو دور دور سے پکارتے ہیں اور اتنا ہی کہتے ہیں کہ یا حضرت تم اللہ کی جناب میں دعا کرو کہ وہ

اپنی قدرت سے ہماری حاجت روائی کرے اور پھر یوں سمجھتے ہیں کہ ہم نے کچھ شرک نہیں کیا اس واسطے کہ اُن سے حاجت نہیں مانگی بلکہ دعائیں کرائیں یہ بات غلط ہے اس واسطے کہ گو مانگنے کی راہ سے شرک نہیں ثابت ہوا لیکن پکارنے کی راہ سے ثابت ہو جاتا ہے۔ (تقویۃ الایمان، صفحہ ۲۴)

لیکن یہاں تو مانگنا بھی ہوا اور پکارنا بھی دو دو شرک جمع ہو جانے کے باوجود توحید پر ان حضرات کی اجارہ داری اب تک قائم ہے اور ہم صرف اس لئے مشرک ہیں کہ جن اعتقادات کو وہ اپنے گھر کے بزرگوں کے حق میں روا رکھتے ہیں ہم نے انہی کو رسولِ کونین، شہید کربلا، غوثِ جیلانی اور خواجہ خواجگان چشتی کے حق میں اپنے جذبہ عقیدت کا معمول بنالیا ہے۔ ہماری عقیدت ان کے نزدیک شرک اور بعینہٖ وہی عقیدت اُن کے مولویوں کے لئے عین اسلام اس دوزخی چال کو دیکھ کر جی چاہتا ہے کہ انہیں کہا جائے کہ

دورنگی چھوڑ دو یک رنگ ہو جا
یا سراسر موم یا سراسر سنگ ہو جا

دیوبندی وہابی ہیں

مولوی اسماعیل دہلوی لکھتا ہے مرادیں پوری کرنا، حاجتیں بر لانا، بلائیں ٹالنی، مشکل میں دستگیری کرنی، بُرے وقت میں پہنچنا یہ سب اللہ ہی کی شان ہے اور کسی انبیاء و اُولیاء کی پیر و شہید کی بھوت و پری کی یہ شان نہیں جو کسی کو ایسا ثابت کرے اور اُس سے مرادیں مانگے اور اس توقع پر نذر نیاز کرے اور اُس کی منتیں مانے اور مصیبت کے وقت اُس کو پکارے سو وہ شرک ہو جاتا ہے.......... پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت اُن کو خود بخود ہے خواہ یوں سمجھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسی قدرت بخشی ہے ہر طرح سے شرک ثابت ہو جاتا ہے۔ (تقویۃ الایمان، صفحہ ۱۰)

خلاصہ یہ ہے کہ عقیدہ مردہ و زندہ نبی اور ولی کسی کے اندر بھی مراد پوری کرنے، حاجت برلانے، بلا ٹالنے، مشکل میں دستگیری کرنے اور بُرے وقت میں پہنچنے کی کوئی طاقت و قدرت نہیں ہے نہ ذاتی نہ عطائی۔

دیکھا آپ نے

یہ لوگ دوسروں پر شرک کا الزام عائد کرتے ہیں۔ اپنے نامۂ اعمال کے آئینے میں وہ خود کتنے بڑے مشرک ہیں اس کا جواب سوچئے یاد رہے کہ مذکورہ عقیدہ جب تک اس کا تعلق نبی اور ولی سے ہو تو سارا قرآن اس کے خلاف، ساری

احادیث اس سے مزاحم اور سارا اسلام اس کی بیخ کنی صرف کرلیا گیا۔ لیکن جب اس کا تعلق ان کے لیڈروں اور مولویوں سے ہوتو دیکھ لیں سارا قرآن اس کی حمایت میں۔ ساری احادیث اس کی تائید میں اور سارا اسلام اس کی پشت پناہی میں گھوم رہا ہوگا لیکن اُن کے لیڈروں اور مولویوں کی بارے آئے گی تو پھر تاویلات کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

کیا دیوبندی بریلوی ہیں؟

دیوبندیوں پر سوال ہوا کہ انبیاء واُولیاء کی مدد شرک ہے تو پھر حاکم حکیم کی داد و دوا دیں یا کچھ نہ دیں کے جواب میں لکھا جن بندوں کو اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی قابلیت دے دی ہے جس سے وہ دوسروں کو بھی نفع یا امداد پہنچا سکتے ہیں۔ جیسے حکیم، ڈاکٹر، وکیل وغیرہ تو اُن کے حق میں ہر ایک یہ سمجھتا ہے کہ اُن میں کوئی غیبی طاقت نہیں اور ان کے اپنے قبضہ میں کچھ بھی نہیں یہ بھی اسی اللہ کے محتاج بندے ہیں۔ بس اتنی سی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں عالم اسباب میں کہ ہم ان سے فلاں کام میں مدد لے سکتے ہیں۔ اس بناء پر ان سے کام لینے اور اعانت حاصل کرنے کا کوئی سوال نہیں پیدا ہوتا۔ شرک جب کسی ہستی کو اللہ تعالیٰ کے قائم کیے ہوئے اسباب سے الگ غیبی طور پر اپنے ارادہ اختیار سے کارفرما اور وہ خود مدد دینے کا مدعی ہو کہ اللہ تعالیٰ سے کوئی تعلق نہ ہو پھر اس سے مدد مانگی جائے۔ (الفرقان جمادی الاول ۱۳۷۳ھ، صفحہ ۳۵)

دیوبندی وھابی ھیں

تمام اہلِ اسلام کو معلوم ہے کہ پاکستان اور ہندوستان کے اندر وفات یافتہ بزرگوں میں سلطان الاولیاء حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت خداداد اور اُن کی روحانیت کا فیضان عام صدیوں کی تاریخ کا ایک جانا پہچانا واقعہ ہے لیکن دیوبندی جماعت کے مذہبی پیشوا مولوی اشرف علی تھانوی نے سرکار خواجہ کے سنگِ در کا رشتہ بُت خانے کی دہلیز کے ساتھ جوڑ دیا ہے جیسا کہ تھانوی صاحب کے ملفوظات کا مرتبہ اُس کی ایک مجلس کا حال بیان کرتے ہوئے خود ان کا یہ منہ بولا۔ بیان نقل کرتا ہے کہ ایک انگریز نے لکھا ہے کہ ہندوستان میں سب سے زیادہ حیرت انگیز بات میں نے یہ دیکھی کہ اجمیر میں ایک مردہ کو دیکھا کہ اجمیر میں پڑا ہوا سارے ہندوستان پر سلطنت کر رہا ہے۔

(کمالاتِ اشرفیہ، صفحہ ۲۵۲)

فائدہ

انگریز کا قول نقل کرنے کے بعد تھانوی صاحب نے ارشاد فرمایا واقعی خواجہ صاحب کے ساتھ لوگوں کو بالخصوص ریاست کے اصرار کو بہت ہی عقیدت ہے۔ اس پر خواجہ عزیز الحسن نے عرض کیا کہ جب فائدہ ہوتا ہوگا تب ہی عقیدت ہے

(تھانوی صاحب نے) فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ جیسا حُسنِ ظن ہو ویسا ہی معاملہ فرماتے ہیں اس طرح تو بت پرستوں کو بت پرستی میں بھی فائدہ ہوتا ہے یہ کوئی دلیل تھوڑی ہی ہے دلیل شریعت۔ (کمالاتِ اشرفیہ، صفحہ۲۵۲)

تبصرہ اُویسی

بت پرستی کے فوائد کی تفصیل تو تھانوی صاحب ہی بتا سکتے ہیں کہ سب سے پہلے اس نکتے سے وہی روشناس ہوئے ہیں لیکن غیرت سے ڈوب مرنے کی بات تو یہ ہے کہ ایک منکر اسلام دشمن اور ایک کلمہ گو دوست کی نگاہوں کا فرق ذرا ملاحظہ فرمائیے۔ دشمن کی نظریں سرکارِ خواجہ کشور ہند کے سلطان کی طرح جگمگا رہے ہیں۔ جب کہ دوست کی نگاہ اُنہیں پتھر کے صنم سے زیادہ حیثیت نہیں دیتی۔

فقیر اُویسی غفرلہ'

اس موضوع کو طول دیں تو کیوں جب کہ وہابیوں اور دیوبندیوں کا چھوٹا بڑا مزارات پر جانے کو شرک سمجھتا ہے اور اہل مزارات سے مدد مانگنا، انہیں وسیلہ بنانا، ان سے فیض پانے کا عقیدہ رکھنا تو ڈبل شرک ہے۔ لیکن فقیر یہاں روایات پیش کرتا ہے جس سے ثابت ہوگا کہ دیوبندی بھی مزارات پر جاتے ہیں اور انہیں فیض دینے اور ان سے فائدہ پانے کے قائل ہیں۔

دیوبندی بریلوی ہیں؟

سب کو معلوم ہے کہ مزارات کی حاضری اہل سنت بریلوی حضرات کا طرۂ امتیاز ہے یہاں تک کہ نجدیوں اور غیر مقلدین نے ان غریبوں کا اسی وجہ سے قبوری مذہب نام رکھا ہے اور دیوبندی ہی جب جوش میں آجاتے ہیں تو وہ بھی انہیں قبر پرست اور قبر چٹ کے القاب سے نوازتے ہیں بلکہ نجدی تو ان سے اتنا تنگ ہیں میں نے عرب کے بدو سیارہ (گاڑی) سے سنا کہ زیارت (مساجد وغیرہ جو مدینہ پاک میں اب یہی زیارت رہ گئیں) کی گندی عادت پاکستان والوں نے ڈالی ہے حالانکہ وہ بدو اسی ذریعہ سے معاش کماتا تھا۔ میرے ایک ساتھی نے کہا تمہاری روزی خدا تعالیٰ نے انہی زیارت میں بنائی ہے افسوس ہے کہ عجب ہو کھانے غرانے والے۔ مزارات کی حاضری کا مقصد اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ مزاراتِ اُولیاءِ کرام پر حاضری باعث برکت اور کارِ ثواب ہے اس میں سراسر فائدہ ہی فائدہ ہے۔

مزاراتِ اُولیاء پر حاضری دینے کا مقصد ظاہری و باطنی اصلاح ہے۔ دورانِ حاضری مزار اقدس کے پاس بیٹھ کر یا جہاں جگہ ملے تلاوتِ قرآن پاک، کلمہ شریف، آیت کریمہ، درود شریف یا جو کچھ بھی پڑھنا چاہے پڑھ کر صاحبِ مزار کی

روحِ مقدسہ کو ثواب پہنچائے اور اُن کے وسیلہ سے اپنی دینی و دنیوی حاجات اللہ رب العزت سے طلب کرے اس طرح کی حاضری یقینی طور پر فیوض و برکات سے مالا مال کر دیتی ہے۔

مزارات کو سجدے سنی کرتے ہیں یہ بات ہم ماننے کے لئے تیار نہیں یہ تو تمام جھوٹے الزامات ہیں جن کے متعلق قرآنی فیصلہ موجود ہے۔

فَنَجْعَل لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ (پارہ ۳، سورۃ ال عمران، ایت ۶۱)

ترجمہ: تو جھوٹوں (جھوٹے الزامات لگانے والوں) پر اللہ کی لعنت ڈالیں۔

ہم مزاراتِ اولیاء پر سجدہ نہیں کرتے مگر تعظیم ضرور کرتے ہیں۔ بابرکت جگہ سمجھ کر کیونکہ ولی کامل کی ذات بابرکات یقینی طور پر منبع فیوض و برکات ہوتی ہے۔ پھر جس جس چیز کو اُس کاملِ ہستی کے ساتھ نسبت و برکات ہو جائے گی وہ بھی بابرکت ہو جائے گی مثلاً سرکارِ دو عالم ﷺ کی ذاتِ مقدسہ کی بابرکات ہونے میں مومن کیا کسی کافر کو بھی شک نہیں ہو سکتا یہی وجہ ہے جس جس چیز کو سرکارِ دو عالم ﷺ کے ساتھ نسبت ہو گئی وہ بابرکت بن گئی۔ اس وجہ سے صحابہ کرام اُس چیز کو بابرکت سمجھ کر اُسے پیار کرتے اُس سے برکت حاصل کیا کرتے تھے۔ مشہور محدث امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ العزیز الغفار جو چھٹی صدی ہجری میں گزرے ہیں اور اب ۱۴۱۴ھ جاری ہے۔ خود حساب لگالیں کتنے سو سال گزر گئے وہ اپنی کتاب شفاء شریف میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عمل شریف نقل فرماتے ہیں۔

اب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سیدہ النساء اور امام الانبیاء کے بارے میں کیا خیال ہے؟ جو خیال ان کے بارے میں ہے وہ ہمیں بھی قبول ہے۔ چشم ما روشن، دل ما شاد ہمیں کوئی اختلاف نہیں معلوم ہوا بزرگوں کے لئے تعظیم کھڑے ہونا ان کے ہاتھ پاؤں چومنا شرک نہیں بلکہ سنت صحابہ اور سنت حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے اور سرکار کا پسندیدہ عمل ہے۔ اس سلسلے میں اور بھی بے شمار احادیث موجود ہیں مگر ہم اختصار کے مدنظر انہیں پر اکتفا کرتے ہیں۔

اپنا آئینہ اپنی صورت

جن جن اعمال کی بناء پر ہمیں مشرک یا بدعتی کہا جارہا ہے کہیں خود بھی ان میں مبتلا تو نہیں؟ ہم اہل سنت مزاراتِ اولیاء پر جائیں تو ہمیں قبر پرست، بزرگوں کی تعظیم کریں تو مشرک اور بدعتی کہا جاتا ہے اب ذرا اپنے گریبان کو بھی جھانک لیجئے۔

مولانا اشرف علی تھانوی وفات سے تقریباً ۲ سال قبل دانت درست کرانے کے لئے لاہور تشریف لے گئے تو واپسی

سے ایک دن قبل لاہور کے قبرستانوں کی زیارت کے لئے بھی نکلے، سلاطین کی قبروں پر بھی گئے اور مساکین کی قبریں بھی دیکھیں فاتحہ پڑھی، ایصالِ ثواب کیا اس سلسلہ میں حضرت علی ہجویری معروف بہ داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر پہنچ کر دیر تک مراقب رہے۔

وصل صاحب مرحوم بلگرامی ساتھ تھے اور اُنہوں نے ہی یہ واقعہ مجھ سے تھانہ بھون میں بیان فرمایا تھا کہ داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار سے لوٹتے ہوئے فرمایا کوئی بہت بڑے شخص معلوم ہوتے ہیں میں نے ہزار ہا ملائکہ کو اُن کے سامنے صف بستہ دیکھا۔

(''عالم برزخ'' مصنف مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند، صفحہ ۲۴ ناشر ادارہ اسلامیات، ۱۹۰ انارکلی لاہور)

ناظرین کرام آپ نے پڑھ لیا کہ مولانا اشرف علی داتا صاحب کی مزار پر تشریف لے گئے وہاں مراقبہ کیا اور فاتحہ بھی پڑھی اور وہاں ہزار ہا ملائکہ کو صف بستہ دیکھا اب تو قیامت برپا ہوگئی جن باتوں کی وجہ سے ہمیں مشرک و قبرست کہا جاتا ہے وہ سب کچھ مولانا اشرف علی صاحب خود عملی طور پر پیش کر گئے۔

(۱) اگر قبروں (مزارات) پر جانے سے آدمی قبر پرست بن جاتا ہے تو پھر تھانوی صاحب بھی قبر پرست تھے۔

(۲) اگر بزرگوں کے سامنے دوزانوں بیٹھنے سے آدمی مشرک ہو جاتا ہے تو پھر تھانوی صاحب بھی مشرک تھے کیونکہ مراقبہ دوزانوں ہوکر ہی کیا جاتا ہے نہ کہ کھڑے ہوکر یا پاؤں کے بل بیٹھ کر یا پاؤں پھیلا کر۔

(۳) ہمیں کہا جاتا ہے جو مر گیا وہ مر گیا اُس کو زندہ آدمی کا کوئی عمل فاتحہ وغیرہ کا ثواب کچھ کام نہیں دے سکتا۔ لیکن تھانوی صاحب نے فاتحہ پڑھ کر ایصالِ ثواب بھی کیا پتا چلا مولوی اشرف علی صاحب بدعتی بھی تھے۔

(۴) مولوی صاحب نے یہ بھی تسلیم کیا کہ حضرت داتا صاحب کامل اُولیاء میں سے تھے۔

(۵) فرشتے خود نہیں جاتے جب تک اللہ تعالیٰ کا حکم نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ (پارہ ۱۷، سورۃ الانبیاء، ایت ۲۷)

ترجمہ: بات میں اس سے سبقت نہیں کرتے اور وہ اسی کے حکم پر کاربند ہوتے ہیں وہ جانتا ہے۔

اور فرمایا:

لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَ يَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ (پارہ ۲۸، سورۃ التحریم، ایت ۶)

ترجمہ: جو اللہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو انہیں حکم ہو وہی کرتے ہیں۔

اُویسی غفرلہٗ

اُن کی قبر پرستی کا حال فقیر آگے چل کر تفصیل سے عرض کرے گا یہاں صرف ایک کہانی جواز دلچسپی پڑھ لیجئے پھر ان حضرات کو توحید کے واویلہ پر دیوبندیوں کی مشہور کتاب ارواحِ ثلثہ، صفحہ ۳۲۲ پر اپنے مذہب کے ایک بزرگ مولوی محمد یعقوب صاحب کی کرامت لکھی کہ ایک بار نونوتہ میں جاڑہ بخار کی بہت وباء پھیلی ۔ جو شخص مولانا کی قبر کی مٹی لے جا کر باندھ لیتا اُسے شفاء ہو جاتی ۔ اس کثرت سے لوگ مٹی لے گئے کہ جب بھی مٹی ڈالو ختم ۔ تب ان کے صاحبزادے صاحب نے عرض کیا کہ آپ کی تو کرامت ہوگئی ہماری مصیبت آئی ۔ اگر اب کوئی اچھا ہوا تو ہم مٹی نہیں ڈالوائیں گے ۔ ایسے ہی پڑے رہوں گے جوتا پہن کر تمہارے اُوپر چلیں گے بس اُس دن سے کسی کو آرام نہ ہوا ۔

تبصرہ اُویسی

یہ مولانا یعقوب دیوبندی مولوی اشرف علی تھانوی کے استاد اور بڑے پہنچے ہوئے بزرگ تھے ۔ یہی وجہ ہے اُن کی قبر کی مٹی وبائی امراض کی شفاء تھی اور چونکہ وہ موحدین کے مولوی تھے اسی لئے کوئی بات نہیں ورنہ اپنے نبی پاک ﷺ کو دافع البلاء کہیں تو مشرک اور آپ ﷺ کے مقدس شہر کی مٹی اقدس کو خاکِ شفاء کہیں تو مشرک بلکہ ہم خواجہ اجمیری اور کلیر شریف کے مزارات پر حاجات طلب کرنے جائیں تو زنا سے بدتر اور دیوبند کے لوگ مولانا یعقوب کی قبر پر وباء دور کرنے کی حاجتیں لے کر آئیں تو پکے موحد ۔

اُولیاءِ کرام کے سماع کے قائل بنیں تو مشرک لیکن دیوبند کے فضلاء اپنے اباجی کو طعن تشنیع کریں اور سمجھیں کہ اباجی ہماری مصیبت ٹال دیں گے تو توحید میں فرق نہ آئے خدا معلوم یہ توحید کیسی ہے اور ان کا شرک کا فتویٰ کیسا ہے ۔

قبور اور اہلِ قبور

کے متعلق دیوبند کے صادید کی عبارات آپ سے اوجھل نہ رہیں ۔ ہم نے شتے فروار چند باتیں لکھی ہیں ۔ اگر اُن کے جملہ ایٹمی ہتھیار ناظرین کے سامنے لائے جائیں تو ممکن ہے ناظرین گھبرا جائیں اِنہی عبارات پر اکتفا کر کے اب ہم دیوبندیوں کی تصانیف سے چند واقعات لکھتے ہیں جن سے آپ کے ہوش کے طوطے اُڑ جائیں گے اور فقیر اُویسی غفرلہٗ کے ساتھ مل کر کہنے پر مجبور ہو جائیں گے ۔

گر ہمیں است مکتب وملا کار طفلان تمام خواہد شد ۔

مولوی قاسم نانوتوی صاحب قبر میں اٹھ کر آگئے

قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند بیان کرتے ہیں کہ جس زمانے میں مولوی رفیع الدین صاحب مدرسہ

کے مہتمم تھے دارالعلوم کے صدر مدرسین کے درمیان آپس میں کچھ تنازع چھڑ گیا۔آ گے چل کر مدرسہ کے صدر مدرس مولوی محمودالحسن صاحب بھی اس ہنگامے میں شریک ہوگئے اور جھگڑا طول پکڑ گیا۔اب اس کے بعد کا واقعہ قاری طیب صاحب ہی کی زبانی سنئے ۔موصوف لکھتے ہیں اسی دوران میں ایک دن علی الصبح بعد نمازِ فجر مولانا رفیع الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا محمودالحسن صاحب کو اپنے حجرہ میں بلایا (جو دارالعلوم دیوبند میں ہے) مولانا حاضر ہوئے اور بند حجرہ کے کواڑ کھول کر اندر داخل ہوئے۔

مولانا رفیع الدین صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ پہلے یہ میرا روئی کا لبادہ دیکھ لو۔مولانا نے لبادہ دیکھا تو تر تھا اور خوب بھیگ رہا تھا فرمایا کہ واقعہ یہ ہے کہ ابھی ابھی مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ جسد عنصری (جسم ظاہری) کے ساتھ میرے پاس تشریف لائے تھے جس سے میں پسینہ پسینہ ہوگیا اور میرا لبادہ تربتر ہوگیا اور فرمایا کہ محمودالحسن کو کہہ کہ اس جھگڑے میں نہ پڑے بس میں نے یہ کہنے کے لئے بلایا۔میں نے عرض کیا کہ حضرت میں آپ سے کچھ نہ بولوں گا۔

مولوی حاجی حافظ حکیم الامت

دیوبندی مذہب کے پیشوا مولوی اشرف علی تھانوی نے اس ہدایت پر ایک نیا حاشیہ چھیڑا ہے جس میں بیان کردہ واقعہ کی توثیق کرتے ہوئے موصوف نے تحریر کیا ہے یہ واقعہ روح کا تمثل تھا اور اس کی دو صورتیں ہوسکتی ہیں ایک یہ کہ جسد مثالی تھا مگر مشابہ جسد عنصری کے ۔دوسری صورت یہ کہ روح نے خود عناصر میں تصرف کر کے جسد عنصری تیار کر لیا ہو۔(ارواحِ ثلثہ،صفحہ۲۴۳)

چون کفر از کعبہ برخیزد

اس واقعہ کے ساتھ کتنے مشرکانہ عقیدے لپٹے ہوئے ہیں۔

(۱)عقیدہ تو مولوی صاحب نانوتوی کے حق میں علم غیب کا ہے کیونکہ ان حضرات کے تئیں اگر انہیں علم غیب نہیں تھا تو عالم برزخ میں انہیں کیونکر خبر ہوگئی کہ مدرسہ دیوبند میں مدرسین کے درمیان سخت ہنگامہ ہوگیا ہے یہاں تک کہ مدرسہ کے صدر مدرسین مولوی محمودالحسن صاحب بھی اس میں شامل ہوگئے ہیں چل کر اُنہیں منع کر دیا جائے۔

(۲)اور پھر اُن کی روح کی قوتِ تصرف کا کیا کہنا کہ تھانوی صاحب کے ارشاد کے مطابق اس جہانِ خاکی میں دوبارہ آنے کے لئے اس نے خود ہی آگ، پانی اور ہوا، مٹی کا ایک انسانی جسم تیار کیا اور خود ہی اُس میں داخل ہوکر زندگی کے آثار اور عقل وحرکت کی قوتِ ارادی سے مسلح ہوئی اور لحد سے نکل کر سیدھے دیوبند کے مدرسہ چلی آئی۔

دعوتِ فکر

سوچنے کی بات یہ ہے کہ مولوی قاسم نانوتوی کی روح کے لئے یہ خدائی اختیارات بلا چون و چرا مولوی رفیع الدین صاحب نے بھی تسلیم کرلیا۔ مولوی محمود الحسن بھی اُس پر آنکھ بند کر کے ایمان لے آئے اور تھانوی صاحب کا کیا کہنا کہ اُنہوں نے تو جسم انسانی کا خالق ہی اسے قرار دیا اور اب قاری طیب صاحب اس کی تشہیر فرما رہے تھے۔

ان حالات میں ایک صحیح الدماغ آدمی یہ سوچے بغیر نہیں رہ سکتا کہ روح کو علم و ادراک حاصل ہے لیکن دیوبندیوں وہابیوں کے نزدیک حضور سرورِ عالم ﷺ اور اُن کے مقدبین کے لئے ماننا شرک ہے لیکن ہمارا سوال ہے کہ وہی کفر شرک اُن کے اکابر کے لئے کیونکر اسلام و ایمان بن گیا ہے؟

فیصلہ

کیا یہ صورتِ حال اس حقیقت کو واضح نہیں کرتی کہ ان حضرات کے یہاں کفر و شرک کی یہ تمام بحثیں صرف اس لئے ہے کہ انبیاء و اولیاء کی حرمتوں کے خلاف جنگ کے لئے انہیں ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جائے ورنہ خالص عقیدہ توحید کا جذبہ اس کے پس منظر میں کارفرما ہوتا تو شرک کے سوال پر اپنے اور بیگانے کے درمیان قطعاً کوئی تفریق روا نہ رکھی جاتی۔

مردم مناظر

دیوبندی جماعت کے مشہور فاضل مناظر احسن گیلانی نے سوانح قاسمی کے نام سے مولوی قاسم صاحب نانوتوی کی ایک ضخیم سوانح حیات لکھی ہے جسے دارالعلوم دیوبند نے خود اپنے اہتمام سے شائع کیا۔ اپنی اس کتاب میں مولوی محمود الحسن صاحب کے حوالے سے اُنہوں نے کسی واعظ مولانا کے ساتھ ایک دیوبندی طالب علم کا بڑا ہی عجیب وغریب مناظرہ نقل کیا ہے اس دیوبندی طالب علم کے متعلق موصوف کے بیان کا یہ قصہ خاص طور پر پڑھنے کے قابل ہے۔ لکھتے ہیں کہ

پنجاب کی طرف کسی علاقے میں چلا گیا اور کسی قصبہ کی مسجد میں لوگوں نے اُن کو امام کی جگہ دے دی۔ قصبہ والے کافی ان سے مانوس ہوگئے اور اچھی گزر بسر ہونے گئی۔ اسی عرصہ میں کوئی مولوی صاحب گشت کرتے ہوئے اس قصبہ میں بھی آدھمکے وعظ تقریر کا سلسلہ شروع ہوگیا لوگ اُن کے کچھ معتقد ہوگئے۔ اُنہوں نے دریافت کیا کہ یہاں کی مسجد کا امام کون ہے؟ کہا گیا دیوبند کے پڑھے ہوئے مولوی صاحب ہیں۔ دیوبندی کا نام سننا تھا کہ واعظ مولانا صاحب آگ بگولہ ہوگئے اور فتویٰ دے دیا کہ اس عرصہ میں جتنی نمازیں اُس دیوبندی کے پیچھے تم لوگوں نے پڑھی ہیں وہ سرے سے ادا نہیں

ہوئیں اور جیسا کہ دستور ہے دیوبندی تو یہ ہیں وہ ہیں کہ کہتے ہیں اسلام کے دشمن ہیں، رسول اللہ ﷺ سے عداوت رکھتے ہیں وغیرہ وغیرہ یہ سن کر قصباتی مسلمان بے چارے سخت حیران ہوئے کہ مفت میں اس مولوی پر روپے بھی خرچ ہوئے اور نماز بھی برباد ہوئیں۔ ایک وفد اس غریب دیوبندی امام کے پاس پہنچا اور مستعدی ہوا کہ مولانا واعظ صاحب جو ہمارے قصبہ میں آئے ہیں ان کے جو الزامات ہیں اُن کا جواب دیجئے پھر بتائیے کہ ہم لوگ آپ کے ساتھ کیا کریں۔ جان بھی غریب کی خطرے میں آگئی نوکری کا قصہ تو ختم شدہ ہی معلوم ہونے لگا چونکہ علمی مواد بھی نہ تھا۔ تاریخ ومحل ومقام سب کا مسئلہ طے ہو گیا واعظ مولانا صاحب بڑاز بردست عمامہ طویلہ وعریضہ سر پر لپیٹے ہوئے کتابوں کے پشتارے کے ساتھ مجلس میں اپنے خواریوں کے ساتھ جلوہ فرما ہوئے۔ ادھر یہ غریب دیوبندی امام مخنی وضعیف مسکین شکل، مسکین آواز خوفزدہ لرزاں وترساں بھی اللہ اللہ کرتے ہوئے سامنے آیا۔ سننے کی بات یہی ہے جو اس کے بعد دیوبندی امام مولوی نے مشاہدے کے بعد بیان کی۔ کہتے تھے کہ مولانا واعظ صاحب کے سامنے میں بھی بیٹھ گیا اور مجھ سے وہ اجنبی اچانک نمودار ہونے والی شخصیت کہتی ہے گفتگو شروع کرو اور ہرگز نہ ڈرو دل میں غیر معمولی قوت اس سے پیدا ہوئی۔

اس کے بعد کیا ہوا؟

دیوبندی امام صاحب کا بیان ہے کہ میری زبان سے کچھ فقرے نکل رہے تھے اور اس طور پر نکل رہے تھے کہ میں خود نہیں جانتا تھا کہ کیا کہہ رہا ہوں جس کا جواب مولانا واعظ صاحب نے ابتداء میں تو دیا لیکن سوال وجواب کا سلسلہ ابھی زیادہ دراز بھی نہیں ہوا تھا کہ ایک دفعہ مولانا واعظ صاحب کو دیکھتا ہوں کہ اُٹھ کھڑے ہوئے میرے قدموں پر سر ڈالے رو رہے ہیں، پگڑی بکھری ہوئی ہے اور کہتے جاتے ہیں میں نہیں جانتا تھا آپ اتنے بڑے عالم ہیں للہ معاف کیجئے۔ آپ جو کچھ فرمارہے ہیں یہی صحیح اور درست ہے میں ہی غلطی پر تھا۔ یہ منظر ہی ایسا تھا کہ مجمع دم بخود تھا کیا سوچ کر آیا تھا اور کیا دیکھ رہا تھا۔ دیوبندی امام صاحب نے کہا کہ اچانک نمودار ہونے والی شخصیت میری نظر سے اُس وقت اُوجھل اور کچھ نہیں معلوم کہ وہ کون تھے اور یہ قصہ کیا تھا۔ (سوانح قاسمی جلد ا، صفحہ ۳۳۰، ۳۳۱)

اب تک اصل قصہ بیان کر چکنے کے بعد اب مولوی مناظر احسن گیلانی ایک نہایت پر اسرار اور حیرت انگیز قصہ کی نقاب کشائی فرماتے ہیں دراصل اُن کے بیان کا یہی حصہ ہماری بحث کا حصہ ہے۔ اس کے بعد لکھتے ہیں حضرت شیخ الہند یعنی مولانا مولوی محمود الحسن فرماتے تھے کہ میں نے اچانک نمودار ہونے والی شخصیت کا حلیہ بیان کیا تھا حلیہ جو بیان کیا فرماتے تھے کہ خدوخال نظر کے سامنے آتا چلا جاتا تو حضرت الاستاد رحمۃ اللہ علیہ تھے جو تمہاری امداد کے لئے حق

تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہوئے۔ (سوانح قاسمی جلد ا، صفحہ ۳۳۲)

ملاحظہ فرمایئے! قصہ آرائی سے قطع نظر اس واقعہ کے اندر مولوی قاسم صاحب نانوتوی کے حق میں کتنے شرکانہ عقائد کا برملا اعتراف کیا گیا ہے۔ مثلاً

(۱) یہ کہ نہایت فراخدلی کے ساتھ اُن کے اندر غیب دانی کی قوت بھی مان لی گئی جس کے ذریعہ انہیں عالم برزخ ہی میں معلوم ہو گیا کہ ایک دیوبندی امام فلاں مقام پر میدان مناظرہ میں مکروتنہا بے بسی کی حالت میں دم توڑ رہا ہے چل کر اس کی مدد کی جائے۔

(۲) اُن کے حق میں یہ قوتِ تصرف بھی تسلیم کر لی گئی کہ وہ اپنے جسم ظاہری کے ساتھ اپنی لحد سے نکل کر جہاں چاہیں بے روک ٹوک جاسکتے ہیں۔

(۳) مرنے کے بعد زندوں کی مدد کرنے کا اختیار چاہے دیوبندی حضرات کے تئیں انبیاء واُولیاء کے لئے بھی ثابت نہ ہو لیکن اپنے مولانا کے لئے ضرور ثابت ہے۔

دیکھا آپ نے

نانوتوی صاحب وفات کے بعد حاجت بھی برلائے بلا بھی ٹال دی اور بُرے وقت میں اس شان سے پہنچے کہ سارے جہاں میں ڈنکا بج گیا۔ ایک ہی بات جو ہر جگہ شرک تھی سب کے لئے شرک تھی ہر حال میں شرک تھی جب اپنے مولانا کی بات آگئی اچانک اسلام بن گئی، ایمان بن گئی اور امر واقعہ۔

دیوبندی کا علم غیب یا ٹیلیفون اور وائرلیس

ایک دن ظہر کے بعد میں اور مولوی منور علی ملا محبّ الدین صاحب کوئی ضروری بات عرض کرنے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت امداد صاحب حسبِ معمول اُوپر جاچکے تھے کوئی آدمی تھا نہیں کہ اطلاع کرائی جاتی۔ آواز دینا ادب کے خلاف تھا آپس میں مشورہ یہ کیا کہ حضرت کے قلب کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھ جائیں بات کا جواب مل جائے گا یا خود حضرت تشریف لائیں گے۔ تھوڑی دیر نہ گزری تھی کہ حضرت اُوپر سے تشریف لے آئے ہم لوگوں نے معذرت کی کہ اس وقت حضرت لیٹے ہوئے تھے ناحق تکلیف ہوئی کہ تم لوگوں نے لیٹنے بھی نہ دیا کیونکر لیٹتا۔

(کراماتِ امدادیہ، صفحہ ۱۳)

ایک بار قافلہ کی صورت میں مسلمان جارہے تھے آپ ﷺ کے ہمراہ اماں عائشہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں آپ کا ہار کھو

گیا جو کہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اُونٹ کے نیچے تھا مسلمانوں کو وہاں رکنا پڑا اور دور دور تک پانی نہ تھا اُس وقت اماں عائشہ کے صدقہ اُمتِ محمدیہ کو وہ تحفہ ملا جو اس اُمت پر اللہ تعالیٰ کی کرم نوازی ہے اور اس واقعہ کو دیوبندی حضرات علمِ غیب کی نفی کی دلیل میں لاتے ہیں کہ اس موقعہ پر آپ ﷺ کئی روز پریشان رہے کچھ پتہ نہ چل سکا بالآخر جبریل علیہ السلام کے آنے سے مشکل حل ہوئی اور ہار کے واقعے کو خوب اُچھالا جاتا ہے۔ نزولِ آیہ تیمّم کا واقعہ دیوبندیت کا بچہ بچہ دلیل بناتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ جبکہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خاموشی میں کئی مصلحتیں تھیں۔

۱) مسلمانوں کو تیمّم جیسا تحفہ عطاء کرنا۔

۲) اماں عائشہ پر لگی تہمت کا جواب ربِ قدیر نے اُن کی پاکی بیان کرتے ہوئے خود فرمایا۔

مگر ان وہابی دیوبندی عقل کے اندھوں کو کون سمجھائے کہ عشقِ رسول پیدا کرو تو سرکار کی ہر ادا میں حکمت و راز کے دریا بہتے دکھائی دینگے۔ اللہ تعالیٰ ان دیوبندیوں وہابیوں کو عقل عطاء فرمائے اور ہم اہلسنت و جماعت کو اپنے سچے اور پکے عقیدہ پر استقامت نصیب فرمائے۔ (آمین)

مرنے کا وقت اور جگہ بتادی

حضرت مولانا مظفر حسین صاحب مرحوم مکہ معظّمہ میں بیمار ہوئے اور اشتیاق تھا کہ مدینہ منورہ میں وفات ہو۔ حاجی صاحب سے استفسار کیا کہ میری وفات مدینہ منورہ میں ہوگی یا نہیں؟ حاجی صاحب نے فرمایا کہ میں کیا جانوں؟ حضرت کیا حضرت! یہ عذر تو رہنے دیجئے جواب مرحمت فرمائیے۔ حضرت حاجی صاحب نے مراقب ہو کر فرمایا کہ آپ مدینہ منورہ میں وفات پائیں گے۔ (قصص الاکابر صفحہ ۱۳۶، مصنف مولوی اشرف علی تھانوی)

دیوبندی وہابی ہیں؟

نصف صدی سے یہ لوگ چیخ رہے ہیں کہ سوائے خدا کے کسی کو علم نہیں کہ کون کہاں مرے گا۔ یہاں تک کہ پیغمبرِ اعظم ﷺ کے علمِ غیب کے انکار میں: وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ (پارہ ۲۱، سورۃ لقمان، آیت ۳۴) ﴿ترجمہ: اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کس زمین میں مرے گی۔﴾ والی آیت ان حضرات کی نوک زبان وقلم سے ہر وقت لگی رہتی ہے۔ حالانکہ وہ آیت اب بھی قرآن کریم میں موجود ہے لیکن اپنے شیخ کے بارے میں ان حضرات کی خوش عقیدگی ملاحظہ فرمائیے کہ اُنہوں نے مراقبہ کرتے ہی ایک ایسی بات معلوم کرلی جو صرف خدا کا حق ہے اور اپنی مخلوق میں سے کسی کو بھی خدا نے یہ علم نہیں عطا فرمایا اور یہ قاعدہ صرف انبیاء واُولیاء کے لئے ہے کہ وہ اتنے بے بس ہیں باوجود جدو جہد کے

انہیں کچھ معلوم نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ نعمانی کی زبانی سنئے ۔ وہ پانچ غیب جن میں مرنے کی جگہ کا علم بھی شامل ہے ان کو حق تعالیٰ علم الغیب نے اپنے لئے خاص کرلیا ہے ان کی اطلاع نہ کسی فرشتے کو دی نہ کسی نبی ورسول کو۔

(فتح بریلی، صفحہ ۸۵)

بہت سے اُمور میں آپ کا خاص اہتمام سے توجہ فرمانا بلکہ فکر و پریشانی میں واقع ہونا ثابت ہے۔ قصہ افک میں آپ کی تفتیش واستکشاف بالبلغ وجوہ صحاح میں مذکور ہے مگر صرف توجہ سے انکشاف نہیں ہوا بعد ایک ماہ کے وحی کے ذریعے اطمینان ہوا۔ (حفظ الایمان، صفحہ ۷)

دیوبندی بریلوی ہیں؟

بارہا عرض کیا گیا ہے کہ علمِ غیب ماننا دیوبندیوں وہابیوں کے نزدیک صرف نبی کریم ﷺ اور بریلویوں کے اکابر مشائخ کے لئے شرک ہے ان کے اکابر کے لئے جائز ہے۔ چند ٹوٹکے مولوی احمد علی لاہور کے بھی پڑھ لیجئے۔

(۱) قاضی مظہر حسین چکوال نامی سے روایت ہے کہ حضرت نے ایک دفعہ خلوت میں فرمایا مولوی حبیب اللہ صاحب حضرت کا صاحبزادہ مدینہ منورہ میں رہتا ہے جب کبھی خط کو دیر ہوجاتی ہے تو اُس کی والدہ پریشان ہوجاتی ہے اور مجھ سے پوچھتی ہے کہ اُس کا کیا حال ہے؟ تو میں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے پانچ منٹ میں بتادیتا ہوں کہ وہ کہاں ہے اور کیا کررہا ہے؟ (ماہنامہ الرشید لاہور دارالعلوم دیوبند، نمبر صفحہ ۵۶۵)

(۲) جناب چوہدری محمد اکبر صاحب خیر پور ملتان ضلع شیخوپورہ نے اپنا ایک واقعہ بیان کیا ہے ۱۹۷۰ء پھاگن کا مہینہ تھا میں نے اپنے گنے کی تقریباً ۶ من کھانڈ تیار کی۔ اس میں سے کچھ کھانڈ لے کر حضرت کی خدمت میں گیا کھانڈ پیش کی تو حضرت نے فرمایا کھانڈ درست نہیں۔ میں نے پھر اصرار کیا لیکن آپ نے یہی فرما کر کھانڈ لینے سے انکار کردیا میں حیران ہوا بہر حال واپس آکر سوچا تو دو باتیں ذہن میں آئیں۔ ایک تو میں نے ابھی مشین والے کو کرایہ ادا نہیں کیا تھا اور دوسرا میں نے ابھی تک چینی کا عشر ادا نہیں کیا تھا۔ میں نے فوراً دونوں کام کئے عشر بھی نکالا اور مشین کا کرایہ بھی مشین والے کو دے آیا۔ تقریباً ایک ماہ بعد اپنی بیوی کے ہمراہ پھر حضرت کی خدمت میں گیا کیونکہ میری بیوی بھی حضرت سے بیعت تھی اُسے سبق سناتا تھا۔ حاضر ہونے پر میں نے عرض کیا کہ حضرت جی چاہتا ہے کہ تھوڑا سا گھی آپ کے لئے لیتا آؤں مگر کھانڈ کی واپسی کے بعد میں ڈرتا تھا آپ کہیں خفا نہ ہوں۔ حضرت نے فرمایا گھی کہاں پڑا ہے میری بیوی نے بتایا کہ گھر کے کمرے میں پرات کے اندر ڈبہ میں ہے۔ حضرت نے سر مبارک جھکایا پھر فرمایا گھی تو پاکیزہ ہے پھر فرمایا چینی کہاں ہے کہ واقعی عشر اور

کرایہ ادانہ کرنے کے باعث حضرت نے واپس کردی تھی۔

دیوبندیوں کے دور بین پیر

مولانا لاہوری کوصرف یہی نہیں کہ شیرانوالہ گیٹ لاہور ملیانی تک بلکہ لاہور سے مکہ مدینہ تک نظر آتا تھا اور اُس کی خبریں بھی دیا کرتے تھے بلکہ حالتِ حرمت کا بھی ادراک ہوتا تھا۔ صرف چوہدری اور چوہدرانی سے سمت معلوم کرنے کی ضرورت پیش آتی تھی۔

خامہ انگشت بدنداں ہے اسے کیا کہیے
ناطقہ سربگریباں ہے اسے کیا کہیے

بھولے چوہدری نے پہلے ہی کھانڈ کے ساتھ گھی دے دیا ہوتا تو یہ نوبت کیوں آتی۔

مزید براں

یہی جناب محمد دین شوق صاحب مولانا رشید احمد گنگوہی صاحب کے متعلق بیس بڑے مسلمان سے اپنے مضمون کراماتِ اُولیاءِ دیوبند زیرِعنوان ہمارا کہہ دینا میں رقمطراز ہیں

مولوی عبدالسبحان صاحب انسپکٹر پولیس گوالیار کے ایک تحصیل دار دوست برخواست کردیئے گئے خاصی کوشش کی کہ دوبارہ تقرری ہو مگر ناکامی ہوئی بالآخر دعا کے لئے گنگوہ پہنچے۔ حضرت نے فرمایا تمہارے وطن کے قریب جو میدان ہے وہاں ایک مجذوب فقیر رہتے ہیں اُن سے ہمارا سلام کہہ دیا۔ تحصیل دار سمجھے کہ ٹال دیا دل برداشتہ ہو کر واپس ہو گئے اور فقیر کے پاس بھی نہ گئے۔ کچھ دنوں بعد اتفاقیہ ادھر سے گزر ہوا تو فقیر مجذوب بیٹھا ہوا تھا دور ہی سے اُن کو دیکھ کر فقیر نے کہنا شروع کیا بابا مولوی نے بھیجا ہے۔ جاجا پہاڑ پر چڑھ جا یہ سن کر اُنہوں نے حضرت کا سلام تو پہنچادیا مگر رنجیدہ مغموم یہ سوچتے ہوئے مکان کو واپس ہوئے کہ مولانا نے یوں ٹالا اور فقیر نے اس طرح ٹالا کام کچھ بھی نہ ہوا۔ اسی پیچ وتاب میں تحصیل دار صاحب مکان پہنچے تو حکم آیا ہوا تھا کہ بحال کئے گئے اور نینی تال کا تبادلہ ہوا۔

(ماہنامہ الرشید لاہور دارالعلوم دیوبند نمبر صفحہ ۵۶۰)

دیوبند کے فضلاء کے کمالات وکرامات کا سلسلہ طویل ہے۔

مولوی احمد علی لاہوری دیوبندی وہابی

دیوبندی فرقہ نے اُسے قطب الاقطاب جیسے القاب دیئے یہ شخص تفسیر کے دعوٰی کی عملی تصدیق ہے یہ اپنے اور اپنے

اکابر کی حسن عقیدت میں بریلوی (اُن عقائد کو پیش کرتا تھا جو سنیوں کے ہیں۔) تھا اور حضور سرورِ عالم ﷺ اور آپ ﷺ کے نائبین کاملین اُولیاء کے لئے وہابی تھا۔ چند نمونے ذیل میں عرض کرتا ہوں ویسے اس لاہوری مولوی کو اپنے وہابی ہونے پر ناز تھا ۔دیکھئے فقیر کا رسالہ ''دیوبندی وہابی ہیں''

(۱) ۲۷ جنوری ۱۹۵۷ء کے ''آزاد'' میں مولانا احمد علی صاحب امیر انجمن خدام الدین لاہور کا ایک مکتوب شائع ہوا ہے جو اُنہوں نے مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری کے نام لکھا ہے۔ مولانا اس مکتوب میں شاہ صاحب کو فرماتے ہیں

''اصلیت یہ ہے کہ آپ کے پاؤں مبارک میں جو جوتا ہے میرے دل میں اُس کی اتنی عزت ہے کہ مودودی صاحب کے وجود کی اتنی نہیں۔''

کیا سچ مچ کا مولوی ایسی گھٹیا بات کرسکتا ہے؟ ویسے جوتے کی عزت کے معاملہ میں مولوی احمد علی تنہا نہیں ہیں آج کی دنیا نے ''مسعود'' میں زیادہ تر جوتے کی عزت کا رواج ہے۔ خصوصاً ترقی پسند ذہن تو جوتے ہی کی عزت کرتے ہیں اگر بات ذرا سنجیدہ نہ ہوجاتی تو میں تو کہتا کہ ''جس کی لاٹھی اُس کی بھینس'' کی ضرب المثل یوں کردیا جائے ''جس کا جوتا اُس کا سر''

دیوبندی وہابی ہیں؟

کسی صاحب نے ایک شعر۔

زکافِ کعبہ تا کافِ کرچی   سراسر کفر و کفر دون کفر

لکھ کر مولوی احمد علی صاحب سے پوچھا کہ یہ شعر کیسا ہے اور اس کے لکھنے والے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ مولوی صاحب نے جواب لکھا (جو بہت سے اخباروں میں شائع ہوچکا ہے) کہ یہ شعر نہایت ذلیل وخبیث ہے اور اس کا لکھنے والا بصیرت سے محروم نااہل (بالکل) اندھا (مودودی صاحب کا بھائی بدقسمت، بے بصیرت، بالکل جھوٹا مرزا غلام احمد صاحب کی طرح تاویلیں کرنے والا۔ کفرانِ نعمت کرنے والا غیر سچا مسلمان) ہے۔

لکھنے کو تو لکھتا گیا مگر تماشا دیکھئے کہ اب واضح ہوتا ہے کہ یہ شعر عطاء اللہ شاہ بخاری کا ہے. جی ہاں انہی عطاء اللہ شاہ بخاری کا جنہیں لاعلمی میں نااہل اور اندھا وغیرہ قرار دیا گیا لیکن جب حال کھلا تو بطور ''سجدہ سہو'' اُن کا جوتا چوم لیا گیا

گلہ جفائے وفانما جو حرم کو اہلِ حرم سے ہے
کسی بتکدے میں بیاں کروں تو کہے صنم بھی ہری ہری

(ماہنامہ تجلی دیوبند اپریل ۱۹۵۷ء صفحہ ۳۰)

داتا لاہوری قدس سرہ پر حملہ

بقول ''تجلی'' مولوی احمد علی صاحب کا مذکورہ ''تماشہ'' تو اُس وقت ہوا تھا مگر مولوی صاحب موصوف کے دم قدم سے اُن دنوں اہلِ پاکستان نے ایک اور ''تماشہ'' بھی دیکھ لیا ہے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ روزنامہ آفاق لاہور نے بڑے اہتمام وشہ سرخیوں کے ساتھ اپنی یکم فروری ۱۹۵۹ء اشاعت میں مولوی صاحب کا ایک بیان بدیں الفاظ شائع کیا کہ مولانا احمد علی خطیب جامع مسجد شیرانوالہ گیٹ تین سال سے کراچی اور لاہور میں اپنے خطبوں کے دوران واضح الفاظ میں اعلان بار ہا کیا ہے کہ حضرت داتا گنج بخش بادشاہی مسجد کے بالمقابل مدفون ہیں۔

مولانا (احمد علی) نے کئی بار اپنے جمعہ کے خطبات میں فرمایا کہ انہیں شاہی قلعہ میں انوار برستے نظر آتے ہیں چنانچہ ہائیکورٹ کے ایک وکیل صاحب نے اُن کے بیان کے مطابق مولانا سے اس بشارت کی وضاحت کے لئے کہا تو آپ نے بتایا کہ یہ انوار حضور داتا گنج بخش مظہر نور خدا فیض عالم پر برستے ہیں جو اس قلعہ میں مدفون ہیں۔

مولانا احمد علی سے اس سلسلہ میں نمائندہ آفاق نے جب استفسار کیا تو آپ نے اس بات کو درست تسلیم کیا کہ اُنہوں نے اپنے اکثر خطبات میں حضرت داتا گنج بخش کے مزار شریف کے مطابق ایک ''نیا انکشاف'' کیا ہے جب آپ سے پوچھا کہ آپ موجودہ مقبرہ داتا گنج بخش کے متعلق کیا رائے رکھتے ہیں تو آپ نے پورے وثوق سے فرمایا

یہ مقبرہ ہجویر کے رہنے والے ایک بزرگ کا ضرور ہے مگر یہ علی ہجویری (داتا گنج بخش) کا نہیں ہے۔ حضرت مولانا نے فرمایا کہ مجھے خدا تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک ﷺ کے طفیل جو نور قلب بخشا ہے اُس کی بناء پر کہہ سکتا ہوں کہ یہ راز میرے سینہ میں لوحِ محفوظ کی طرح سے محفوظ ہے کہ حضرت داتا صاحب کا مقبرہ کس جگہ ہے اور میں بحمد للہ اس بات پر قادر ہوں کہ آپ کو انگلی رکھ کر یہ بتا سکوں کہ آپ کا سر کہاں ہے اور پاؤں کہاں ہے؟ (دیوبندی شتر مرغ)

(روزنامہ آفاق لاہور، یکم فروری ۱۹۵۹ء صفحہ ۲)

مولوی احمد علی صاحب کے مذکورہ زوردار بیان نے اسلامیانِ پاکستان کو چونکا دیا مگر مولوی احمد علی صاحب نے از خود فی الفور اس کی کوئی تردید نہ فرمائی لیکن جب لے دے شروع ہوئی اور روزنامہ زمیندار لاہور نے خصوصاً اس پر گرفت کی تو مولوی صاحب نے اپنی حق گوئی و مضبوطی کردار کا مظاہرہ کرنے کے بجائے تجلی کے بیان کردہ فتویٰ کی طرح یہاں پر بھی پینترہ بدلا اور اخبارات کے احتجاج کرنے پر جھٹ داتا صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے موجودہ مزار کو تسلیم کرلیا چنانچہ

روزنامہ زمیندار میں جلی سرخی سے یہ شائع ہوا کہ

مولانا احمد علی نے موجودہ مزار کو داتا گنج بخش کا مزار تسلیم کرلیا۔(زمیندار لاہور،۵فروری ۱۹۵۹ء)

تسلیم کرلینے کے بعد چاہیے تھا کہ مولوی صاحب علی صاحب اس معاملہ میں خاموش ہو جاتے مگر اُنہوں نے اس میدان میں شکست کھانے کے بعد خاموشی کے بجائے پلٹا کھا کر ایک اور جدت فرمائی اور نو سو تیرہ سال کے بعد بیک جنبش قلم (بقول خود) قلعہ میں مدفون بزرگ کو بھی ''علی ہجویری'' بنا کر حضرت علی ہجویری (داتا گنج بخش) رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقابلہ میں کھڑا کردیا۔ چنانچہ فرماتے ہیں

برادرانِ اسلام مانیں یا نہ مانیں۔ یہ دونوں بزرگ ہم نام ہیں اور دونوں ہی ہجویر کے باشندہ ہیں اور دونوں ہی اُولیاءِ کاملین میں سے ہیں۔(زمیندار،۵فروری)

داتا دربار کی بہار

بزرگانِ دین کی تمام تاریخوں میں اور خود لاہور کی تاریخوں میں صرف ایک ہی ''علی ہجویری'' داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر مبارک آتا ہے جنہوں نے اپنے مبارک قدموں سے اس تاریخی شہر کو برکت بخشی اور یہاں کی فضا کو انوارِ معرفت سے جگمگایا۔

مومن احمد علی کی روش سے معلوم ہوتا ہے کہ اُنہوں نے حضور داتا گنج بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پُر انوار سے اہل عقیدت مسلمانوں کی توجہ ہٹانے کے لئے یہ چال چلی ہے اور آپ کی عظیم شخصیت کو عوام کی نظروں میں کم کرنے اور گرانے کے لئے یہ تماشا دکھایا اور یہ شوشہ چھوڑا ہے۔ ورنہ یہ کوئی ایسی بات نہ تھی جس کے بغیر مولوی کو کھانا ہضم نہ ہوتا۔ بہر حال اللہ تعالیٰ کے فضل اور جناب محمد ﷺ کی غلامی کی بدولت آپ جس بلند مقام پر فائز ہیں ایک مولوی احمد تو کیا اگر کروڑوں مولوی احمد علی ہوں تو پھر بھی اُن کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔

چراغے را کہ ایزد برفروزد ہر آں کو تف کند ریش

نوٹ

حضور داتا گنج بخش قدس سرہ کا مقبرہ یہی ہے جہاں صدیوں پہلے اور تا حال سدا بہار ہے۔ اس کے دلائل وحقائق فقیر کے رسالہ ''داتا ہجویری کے مزار کا حال'' میں پڑھیئے۔

دیوبندی بریلوی ہیں؟

دیوبندی اپنے بڑوں کے لئے اسی عقیدت کا مظاہرہ کرتے ہیں جو اہل سنت بریلوی اپنے بزرگوں سے کرتے ہیں

چنانچہ خدام الدین لاہور ۱۵ جون ۱۹۶۸ء صفحہ ۱۷ پر نقل کیا ہے جس کا عنوان یوں ہے

حضرت مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے جوتے اُٹھانے والے بھی فیض سے محروم نہ رہے

حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب خلیفہ مجاز حضرت شیخ التفسیر اب درسِ قرآن کے ساتھ ساتھ واہ کینٹ میں درسِ حدیث بھی دیتے ہیں جو انشاء اللہ عنقریب کتابی شکل میں شائع کردیا جائے گا۔ ذیل میں درسِ حدیث منعقدہ ۲۶ مئی ۱۹۶۸ء کا ایک اقتباس عنوان بالا کے تحت پیش خدمت ہے۔ (محمد عثمان غنی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یادرکھو میرے بزرگو! اللہ کسی کامل کی صحبت نصیب فرمادے۔ تو غنیمت سمجھا کرو میں تم سے قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس نے حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے جوتے بھی اُٹھائے ہیں وہ بھی فیض سے محروم نہیں رہا۔

ابھی گذشتہ ماہ اپریل میں یومِ اقبال کے موقع پر تمہارے اسی واہ کینٹ میں پروفیسر یوسف سلیم چشتی تقریر کر کے گئے ہیں جو بہت بڑے مانے ہوئے عالم ہیں۔ اگلے روز مجھے اُن کا خط آیا تو اُنہوں نے اس میں خلافِ معمول اپنے نام کے ساتھ لکھا۔

''یوسف سلیم الحسینی'' اور لکھا کہ میں الحسینی لکھ کر اپنے دل کو تسکین دیتا ہوں کہ مجھے بھی شیخ العرب والعجم مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہ العزیز کے ساتھ نسبت حاصل ہے۔

(۱) شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری نور اللہ مرقدہ کی ریش مبارک کافی لمبی تھی فرماتے تھے کہ

''میں پہلے قبضے سے اُوپر داڑھی کاٹا کرتا تھا (حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کاٹا کرتے تھے جائز ہے) ایک دفعہ جب میں دین پور شریف گیا تو میرے شیخ نے میری داڑھی پر صرف ہاتھ لگایا اس کے بعد پھر میں نے داڑھی کو قینچی نہیں لگائی۔''

آپ فرماتے ہیں تھے کہ

''جب داڑھی کو کنگھا کرتا تو نکلے ہوئے بال جمع کر لیتا اور میری یہ خواہش تھی کہ میں یہ بال دیوبند بھیج دوں اور حضرت صاحبزادہ محترم مولانا سید محمد اسعد مدنی مدظلہ العالی کی خدمت میں درخواست کروں کہ جب وہ کسی موچی سے حضرت مدنی کے جوتے سلوائیں تو حضرت مدنی کو خبر نہ ہونے دینا اور میری داڑھی کے یہ بال اُن کے جوتوں کے تلووں میں سلادینا کہ حضرت مدنی کے جوتوں میں وہ علم ہے جو احمد علی کے دماغ میں نہیں ہے۔''

حضرت لاہوری حضرت مدنی کے نہ مرید تھے نہ شاگرد لیکن فرماتے تھے کہ

''چودہ مرتبہ مجھے اللہ تعالیٰ نے حرمین شریفین کی زیارت نصیب فرمائی اور میں نے چودہ مرتبہ اپنی باطنی نظروں کے ساتھ دیکھا، بڑے بڑے ولی دیکھے، اقطاب دیکھے، ابدال دیکھے۔ لیکن مولانا مدنی کے مقام کا میں نے کوئی نہیں دیکھا۔ اس لئے میں نے یہ خواہش ظاہر کی کہ میری داڑھی کے بالوں کو حضرت مدنی کے جوتوں کے تلوؤں میں سلا دیا جائے لیکن میری خواہش پوری نہ ہوئی اور وہ دنیا سے پہلے ہی تشریف لے گئے۔''

ہم لکھتے ہیں قادری، چشتی، نقشبندی، سہروردی، اُویسی پھر آگے فریدی، مجددی، برکاتی، رضوی، نوری وغیرہ وغیرہ تو کہتے ہیں یہ شرک ہے بدعت ہے۔ (اُویسی غفرلہٗ)

تبصرہ اُویسی

دیوبندیوں نے عرصہ سے شور مچا رکھا ہے کہ مولوی احمد علی لاہوری کی داڑھی بڑی محض احادیث پر عمل کرنے کی وجہ سے ہے (قول جیسا بھی ہے لیکن) اس حوالے سے ہمیں یقین ہوا کہ ''ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اور ہیں'' کہاوت دیوبندیوں پر فٹ آتی ہے اور یہ بڑی داڑھی بتاتی ہے کہ

داڑھی میں ہے تنکا

اگر اس طرح کی عقیدت کا اظہار اہل سنت اپنے مشائخ سے ظاہر کریں تو دیوبندی کی تمام مشین حرکت میں آجاتی ہے کہ یہ بدعت ہے حرام ہے ناجائز ہے۔

عقیدہ و فتویٰ

دیوبندی بریلوی ہیں؟

حاجی امداد اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دیوبند کے اکابر مولوی قاسم نانوتوی اور مولوی رشید احمد گنگوہی اور مولوی اشرف علی کے پیر و مرشد ہیں اور ان کی پیری مریدی کی خلافت اُن سے ہے وہ اپنے پیر و مرشد حضرت راجہ نور محمد صاحب علیہ الرحمۃ کے مطابق رقمطراز ہیں

تم ہوائے نورِ محمد خاص محبوبِ خدا ہند ہو نائب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ۔

تم مددگار مدد امداد کو پھر خوف کیا عشق کی پرسنگے باتیں کانپتے ہیں دست و پا۔

اے شہ نورِ محمد وقت ہے امداد کا آسرا دنیا میں ہے از بس تمہاری ذات کا۔

(امداد المشتاق صفحہ ۱۶، ۱۷ از مولوی اشرف علی تھانوی و مولانا مشتاق احمد دیوبندی)

دیوبندی وھابی ھے

مولوی اسماعیل دہلوی کہتا ہے

تجھ سوا مانگے جو غیروں سے مدد
فی الحقیقت ہے وہی مشرک اشد
دوسرا اس سا نہیں دنیا میں بد
ہے گلے میں اس کے حبل من مسد
سب سے اس پر لعنت و پھٹکار ہے

مُردوں سے حاجتیں مانگنا اور اُن کی منتیں ماننا کفار کی راہ ہے۔

(تذکرہ الاخوان صفحہ ۳۴۳، صفحہ ۱۸۱ اسماعیل دہلوی)

نتیجه

مردوں، انبیاء و اُولیاء سے مدد مانگنا شرک اور مرادیں مانگنے والا مشرک، کافر، جہنمی، لعنتی ہے۔

دیوبندی بریلوی ھیں

مذہب دیوبند کا ایک بڑا امام مولوی قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند نے کہا

مدد کر اے کرم احمدی کہ تیرے سوا
نہیں ہے قاسم بیکس کا کوئی آسرا
مگر کرے روح القدس میری مددگاری
تو اس کی مدح میں کروں میں رقم اشعار
جو جبرئیل مدد پر ہو فکر کی میرے
تو آگے بڑھ کر کہوں کہ جہاں کے سردار

(عقائدِ قاسمی، صفحہ ۷، ۸)

دیوبندی وھابی ھیں؟

مولوی اسماعیل دہلوی نے لکھا کہ

اکثر لوگ پیروں کو، پیغمبروں کو، اماموں کو اور شہیدوں کو اور پریوں کو مشکل کے وقت پکارتے ہیں اور اُن سے مرادیں مانگتے ہیں وہ شرک میں ہیں۔ (تقویۃ الایمان، صفحہ ۵ از مولوی اسماعیل دہلوی)

نبی علیہ السلام ہمارا بڑا بھائی

مولوی اسماعیل دہلوی نے لکھا کہ

انسان آپس میں سب بھائی ہیں جو بزرگ ہے سو اُس کے بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے۔

(تقویۃ الایمان، صفحہ ۲۸)

انبیاء و اُولیاء، امام زادہ پیر شہید جتنے اللہ تعالیٰ کے مقرب بندے وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی۔ (تقویۃ الایمان، صفحہ ۲۸)

دیوبندی بریلوی ہیں؟

کوئی ضعیف الایمان بھی ایسی خرافات زبان سے نہیں نکال سکتا اور جو اس کا قائل ہو کہ نبی کریم ﷺ کو ہم پر اتنی ہی فضیلت ہے جتنی بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے تو اُس کے متعلق ہمارا عقیدہ ہے کہ وہ دائرۂ ایمان سے خارج ہے۔

نوٹ

اس کتاب پر مولوی اشرف علی تھانوی اور محمود الحسن دیوبندی، کفایت اللہ دہلوی کی تصدیق موجود ہے اور تمام دیوبند اپنی صفائی کے لئے کہ ہم وہابی نہیں یہی کتاب پیش کرتے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشکل کشا

اہل سنت بریلوی کہتے ہیں اور یہی دیوبندی بھی کہتے ہیں

کھول دے دل میں درِ علم حقیقت میرے رب
ہادی عالم علی مشکل کشا کے واسطے

(تعلیم الدین، صفحہ ۱۴۳ از اشرف علی تھانوی سلاسل طیبہ، صفحہ ۲۲ از حسین احمد کانگریسی)

یہ اشعار دیوبندی اپنے مریدوں کو سلسلہ پیری و مریدی میں عطا فرماتے ہیں۔

دیوبندی وھابی ھیں؟

مولوی غلام احمد راولپنڈی والے نے لکھا

کوئی کسی کے لئے حاجت روا اور مشکل کشا و دستگیر کس طرح ہو سکتا ہے ایسے عقائد والے لوگ بالکل پکے کافر ہیں اُن کا کوئی نکاح نہیں۔ ایسے عقائد باطلہ پر مطلع ہو کر جو انہیں کافر و مشرک نہ کہے وہ بھی ویسا ہی کافر ہے۔

(ابرار القرآن، صفحہ ۱۴۷ ملخصاً از مولوی غلام خان)

نوٹ

نہ صرف غلام خان کہتے ہیں مر گیا اب بھی جس دیوبندی کو اس مسئلہ میں چھیڑو تو وہی کہے گا جو غلام خان نے کہا۔

لطیفہ

غلام خان اور دیگر جملہ دیوبندیوں کے فتوے پر اہل سنت نہ صرف کافر و مشرک ہیں بلکہ ان کی عورتیں اُن کے نکاح سے نکل جاتی ہیں۔ فقیر اُویسی غفرلہٗ اہل سنت سے اپیل کرتا ہے کہ اپنی عورتیں اپنے اوپر حرام کرنے کا پروگرام ہو تو مذہب دیوبند کو داد دو کہ وہ نہ صرف تمہاری عورتیں تم پر حرام سمجھتے ہیں بلکہ وہ اشرف علی کے فتویٰ پر اپنی جماعت کی عورتوں کو بھی۔

دیوبندی وھابی ھیں؟

مولوی اشرف علی تھانوی نے لکھا

بعض علومِ غیبیہ میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔

نوٹ یہی وہ فتویٰ ہے جس کی وجہ سے علماءِ عرب و عجم نے اشرف علی تھانوی کو مرتد اور خارج ازِ اسلام کہا تفصیل دیکھئے۔

(حسام الحرمین)

دیوبندی بریلوی ھیں؟

جو شخص نبی علیہ السلام کے علم کو زید و بکر و بہائم و مجانین کے علم برابر سمجھے یا کہے وہ قطعاً کافر ہے۔

(المہند، صفحہ ۱۳۶ از مولوی خلیل احمد انبٹھوی)

دیوبندی وھابی ھیں؟

مولوی قاسم نانوتوی نے لکھا کہ

انبیاء اپنی اُمت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات اُمتی بظاہر مساوی ہوجاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔ (تحذیر الناس، صفحہ ۵)

دیوبندی بریلوی ہیں؟

مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے کہا کہ

ہمارا یقین ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ فلاں نبی کریم ﷺ سے اعلیٰ ہے وہ کافر ہے۔ ہمارے حضرات اُس کے کافر ہونے کا فتویٰ دے چکے ہیں۔ (المھند، صفحہ ۲۱)

باپ دادا بریلوی

فقیر اُویسی غفرلہٗ نے تمام بدمذاہب کی تحقیق کی ہے کہ اُن کے بڑے اور خاندان سنی بریلوی رہے۔ بدقسمتی سے آپ بگڑا یا باپ بگڑا دیکھئے دیوبندیوں کے قطب مولوی رشید احمد گنگوہی کا نسب نامہ گنگوہی مولوی رشید احمد بن مولانا ہدایت احمد بن قاضی پیر بخش بن قاضی غلام حسن بن قاضی غلام علی اور والدہ کی طرف سے مولانا رشید احمد بن مسمات کریم النساء بنت فرید بخش بن غلام قادر بن محمد صالح بن غلام محمد۔ (تذکرۃ الرشید حصہ ا، صفحہ ۱۳)

نوٹ

اس نسب نامہ میں پیر بخش اور فرید بخش موجود ہیں یہی حال مولوی قاسم نانوتوی کا ہے یہی حال مولوی اشرف علی تھانوی کا ہے بلکہ اس کا حال تو اوروں سے زبوں ہے کہ یہ مجذوب بخش ہے۔ تفصیل پہلے گزری ہے۔

دیوبندی وھابی ھیں

اُوپر کا حال پڑھ کر اب ان کا وہابی فتویٰ پڑھیئے۔ مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنے خود ساختہ بہشتی زیور کے صفحہ ۴۵ پر کفر و شرک کی باتوں کے بیان میں رقم طراز ہیں سہرا باندھنا، علی بخش، حسین بخش، زبیر بخش، فرید بخش، عبدالغنی نام رکھنا اور یوں کہنا کہ خدا رسول چاہے تو فلاں کام ہوجائے (یہ سب شرک ہیں) (بہشتی زیور، جلد ا، صفحہ ۴۵)

گویا تھانوی کے نزدیک گنگوہی کے دادا نانا مشرک تھے۔

دیوبندی بریلوی ھیں؟

دیوبندیوں کے ہفتہ روزہ خدام الدین لاہور میں ہے کہ شاہ جی (عطاء اللہ بخاری) کا اپنا یہ حال تھا کہ حضرت (احمد علی لاہوری) رحمۃ اللہ علیہ کو گھنٹوں ہنساتے رہتے طرح طرح کی باتوں سے حضرت علیہ الرحمۃ کا دل بہلاتے اور اکثر ایسا ہوتا کہ

فرطِ عقیدت سے کبھی حضرت احمد علی علیہ الرحمۃ کے ہاتھوں کو بوسہ دیتے اور کبھی حضرت کی داڑھی مبارک کو چومنے لگتے۔

(خدام الدین، صفحہ ۱۸ استمبر ۱۹۹۲ء)

دیوبندی وہابی ہیں؟

مولوی غلام خان راولپنڈی والے نے کہا

زندہ پیر کے ہاتھوں کو بوسہ دے دیا اور اُس کے سامنے دوزانو بیٹھ گئے یہ سب افعال اُس پیر کی عبادت کے ہوں گے اور اللہ کے نزدیک موجب لعنت ہوں گے۔ (جواہر القرآن صفحہ ۶۱ جوان کو کافر نہ کہے خود کافر ہے) (جواہر القرآن)

نبی جھوٹ اور گناہ سے معصوم نہیں

دورغ صریح بھی کئی طرح کا ہوتا ہے ہر قسم کا حکم یکساں نہیں۔ ہر قسم سے نبی کا معصوم ہونا ضروری نہیں بالجملہ علی العموم کو بھی منافی شانِ نبوت بایں معنیٰ سمجھنا کہ یہ معصیت ہے اور انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں خالی غلطی سے نہیں۔ (تصفیۃ العقائد، صفحہ ۲۵ از مولوی محمد قاسم نانوتوی)

فائدہ

مذکورہ بالا عقیدہ کفر ہے یہ نہ صرف ہمارا فتویٰ بلکہ مفتی دیوبند کا فتویٰ بھی ہے ملاحظہ ہو۔

مفتی لکھتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں ان کو مرتکب معاصی سمجھنا العیاذ باللہ اہل سنت والجماعت کا عقیدہ نہیں۔ اس کی وہ تحریر خطرناک بھی ہے اور عام مسلمانوں کو ایسی تحریات کا پڑھنا جائز بھی نہیں، فقط واللہ اعلم۔

احمد سعید نائب مفتی دارالعلوم دیوبند۔

جواب صحیح

ایسے عقیدے والا کافر ہے۔ جب تک تجدید ایمان، تجدید نکاح نہ کرے اُس سے قطع تعلق کریں۔

(مسعود احمد عفی اللہ عنہ، مہر دارالافتاء فی دیوبند الہند)

اشتہار محمد عیسیٰ نقشبندی ناظم مکتبہ جماعت اسلامی لودھراں ضلع ملتان ماہنامہ تجلی دیوبند اپریل ۱۹۵۶ء

نوٹ

یہ حوالہ اشتہار کے علاوہ دیوبند کی تجلی بھی ہے اور اس فرقہ کی یہ پہلی غلطی نہیں بلکہ جب سے یہ عالم وجود میں آیا ہے ان کا یہی حال ہے کہ کفر و شرک اور بدعت کہتے بھی جائیں گے اور اس پر خود بھی عمل کرتے جائیں گے۔ آگاہی پر سجدہ سہو

بھی کرلیتے ہیں مختصر مضمون رسالہ "دیوبندیوں کا ایمان" دیکھئے اور ایک نمونہ اسی رسالہ میں مولوی احمد علی لاہوری کا آپ پڑھ چکے ہیں اور اب بھی تجربہ کیا جاسکتا ہے کہ اُن کے اکابر کی گندی عبارات نام لئے بغیر ان سے سوال کیا جائے تو فوراً کہہ دیں گے کہ یہ عباراتِ کفریہ ہیں لیکن جب نام ظاہر کیا جائے تو فوراً پینترا بدل کر کچھ کا کچھ کہہ دیں گے۔

ایک نمونہ اور حاضر ھے

فتویٰ دیوبند کہ معاذ اللہ شیطان اور ملک الموت کا علم حضور ﷺ سے زیادہ ہے چنانچہ مولوی خلیل احمد بمشورہ مولوی رشید احمد گنگوہی نے لکھا ہے کہ

شیطان اور ملک الموت کو یہ وسعت (علم) نص سے ثابت ہوئی فخر عالم وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کرکے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔ (براہینِ قاطعہ، صفحہ ۵۱)

اپنی تھوک اپنا منہ

مذکورہ بالا گندے عقیدے پر جب امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے دیوبندیوں کی گرفت فرمائی تو بدنامی سے بچنے کے لئے اپنے منہ پر خود تھوک دیا۔ چنانچہ ملاحظہ ہو

نبی کریم ﷺ کا علم حکم واسرار وغیرہ کے متعلق مطلقاً تمامی مخلوقات سے زیادہ ہے اور ہمارا یقین ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ فلاں نبی کریم ﷺ سے اعلیٰ ہے وہ کافر ہے اور ہمارے حضرات اُس کے کافر ہونے کا فتویٰ دے چکے ہیں۔ جو یوں کہے کہ شیطان ملعون کا علم نبی کریم ﷺ سے زیادہ ہے پھر بھلا ہماری کسی تصنیف میں یہ مسئلہ کہاں پایا جاسکتا ہے۔

(المہند، صفحہ ۱۳۱ از مولوی خلیل انبیٹھوی)

دیوبندی بریلوی ھے

اے رسول کبریا فریاد ہے یا محمد مصطفیٰ فریاد ہے
سخت مشکل میں پھنسا ہوں آج کل
اے میرے مشکل کشا فریاد ہے
قید غم سے اب چھڑا دیجئے مجھے یا شہ دوسرا فریاد ہے

(نالہ امداد غریب مناجات، صفحہ ۱۸ از حاجی امداد اللہ صاحب)

انتباہ

یارسول اللہ ﷺ کا نعرہ اہل سنت بریلوی کا نشان بن گیا ہے اور یہ نہ صرف ہمارا نعرہ ہے دیوبندیوں کے پیرومرشد کا بھی یہی نعرہ ہے اور بوقت ضرورت دیوبندی نعرہ یارسول اللہ ﷺ لگاتے ہیں اسی لئے بعض لوگوں کا شک گزرتا ہے کہ یہ دیوبندی بریلوی ہے۔

دیوبندی وھابی ھیں

مولوی رشید احمد گنگوہی نے لکھا کہ

جب انبیاء علیہم السلام کو علم غیب نہیں تو یارسول اللہ ﷺ بھی کہنا ناجائز ہوگا اگر یہ عقیدہ کر کے کہے کہ وہ دور سے سنتے ہیں بسبب علم غیب کے تو خود کفر ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ، حصہ ۳، صفحہ ۹۰)

دیوبندی بریلوی ھیں؟

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی ارشاد فرماتے ہیں کہ عباداللہ کو عبادالرسول کہہ سکتے ہیں۔ (شائمِ امدادیہ، صفحہ ۳۵)

فائدہ

خود کو عبدالنبی، عبدالرسول وغیرہ کہنا لکھنا اہل سنت کا کام ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے فقیر کا رسالہ ''عبدالنبی نام رکھنا''

دیوبندی وھابی ھیں

مولوی اشرف علی تھانوی نے لکھا ہے کہ

علی بخش، حسین بخش، عبدالنبی نام رکھنا شرک کی فہرست میں شامل ہے۔ (بہشتی زیور، جلد ا، صفحہ ۴۵)

نوٹ

یہ صرف فتویٰ نہیں بلکہ عمل بھی ہے کہ یہ فرقہ ایسے ناموں کو اب بھی شرک کہتا ہے کسی کا یہی نام ہو اور اُن کی جماعت میں چلا جائے تو فوراً اُس کا نام بدل دیں گے۔

دیوبندی بریلوی ھیں ؟

رسول اللہ ﷺ کو اپنی اُمت کے ساتھ وہ قرب حاصل ہے کہ اُن جانوں کو بھی ان کے ساتھ حاصل نہیں۔

(تحذیر الناس، صفحہ ۱۲)

دیوبندی وھابی ھیں؟

مولوی غلام خان راولپنڈی والا لکھتا ہے کہ

نبی کو جو حاضر ناظر کہے بلا شک شرع اُس کو کافر کہے۔ (جواہر القرآن)

دیوبندی وھابی ھیں؟

مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے بمشورہ مولوی رشید احمد گنگوہی لکھا ہے کہ

یہ ہر روز اعادہ ولادت (عید میلاد النبی) کا مثل ہنود کے سانگ کنہیا کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں (براہین قاطعہ، صفحہ ۱۴۸) بلکہ یہ لوگ میلاد کرنے والے اُس قوم (کفار سے بھی بڑھ کر ہیں) (براہینِ قاطعہ، صفحہ ۱۴۹)

تبصرہ اُویسی غفرلہ'

مسلمان مسلکی تصور سے ہٹ کر سوچیئے کہ میلاد شریف جو رسول اللہ ﷺ کی سیرت مبارکہ اور معجزات وکمالات کے بیان کرنے کا دوسرا نام ہے اُسے ہندوؤں کی ایک گندی رسم سے نہ صرف تشبیہ دینا بلکہ کافروں سے بھی بڑھ کر کہنا کس بات کی نشاندہی کرتا ہے اور میلاد کرنے والے نہ صرف چند بریلوی مسلمان نہیں بلکہ عالم اسلام میں ہر ملک کے مسلمان اور خیر القرون سے ہر صدی کے جید علماءِ کرام اور مشاہیر اولیاء وعظام محافل میلاد کا انعقاد بڑے احترام واحتشام سے منعقد کرتے چلے آرہے ہیں اور اس فتویٰ کی زد میں وہ حضرت بھی آگئے۔ تفصیل دیکھئے فقیر کی کتاب ''میلاد شریف کی شرعی اہمیت'' بلکہ اب تو فتویٰ دینے والوں کی جماعت کے لوگ بھی میلاد منعقد کرنے لگ گئے ہیں بتایئے اس طرزِ ادا کو کیا کہیں۔

اھل سنت بریلوی

اہلِ سنت کا دورِ حاضرہ میں میلاد شریف کی محافل ایک مذہبی نشان ہے۔ اپنی روحانی پیاس بجھانے اور وجدانی غذا کی سی کیفیت سمجھی جاتی ہے یہاں تک کہ وہابی نجدی اور سنی بریلوی نزاع کا میلاد شریف کے متعلق مشہور ہے۔

دیوبندی بریلوی ھیں؟

بوقت ضرورت دورِ حاضرہ کے دیوبندی اس محفل میلاد میں نہ صرف شریک ہوتے ہیں بلکہ یہ محفل منعقد کر بھی لیتے ہیں اور اُن کے پیرومرشد بھی اس کے جواز کے بارے میں دلیل دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

ہمارے علماء مولود شریف میں بہت تنازعہ کرتے ہیں تاہم علماء جواز کی طرف بھی گئے ہیں جب صورتِ جواز کی

موجود ہے پھر ایسا تشدد کرتے ہیں ہمارے واسطے اتباع حرمین کافی ہے۔ اگر احتمال تشریف آواری کا کیا جائے تو مضائقہ نہیں۔ (امدادالمشتاق مرتبہ مولوی اشرف علی تھانوی، صفحہ ۵۵)

استمداد اور دیوبندی

مدد کر اے کرم احمدی کہ تیرے سوا
نہیں ہے قاسم بیکس کا کوئی حامی کار
فلک پر عیسیٰ و ادریس ہیں تو خیر سہی
زمین پہ جلوہ نما ہیں احمد مختار

(قصائدِ قاسمی، صفحہ ۲۷)

دیوبندی وہابی ہیں؟

مولوی اشرف علی تھانوی نے لکھا

کسی کو دور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اُسے خبر ہو گئی کسی کو نفع ونقصان کا متحمل سمجھنا کسی سے مرادیں مانگنا یایوں کہے کہ خدااور رسول چاہے گا تو شرک ہے۔ (بہشتی زیور، صفحہ ۳۵)

تبصرہ اُویسی غفرلہ'

مولوی قاسم نانوتوی تو ذاتِ احمدی سے ہیں کرم احمدی سے استمداد کر رہا ہے اور اس کے سوا کسی کو اپنا حامی کار نہیں مان رہا لیکن اشرف علی تھانوی کے فتوٰی کا رُخ کدھر ہے۔

دیوبندی بریلوی ہیں؟

حاجی امداداللہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

جہاز اُمت کا حق نے کردیا ہے آپ کے ہاتھوں
تم اب چاہو ڈباؤ یا تراؤ یارسول اللہ ﷺ
پھنسا ہے بے طرح گرداب غم میں ناخدا ہوکر
میری کشتی کنارے پر لگاؤ یارسول اللہ ﷺ

(نالہ امدادغریب مناجات، صفحہ ۱۷)

دیوبندی وھابی ھیں؟

مولوی اسماعیل دہلوی نے لکھا کہ

کافر بھی اپنے بتوں کو خدا کے برابر نہیں جانتے تھے بلکہ اسی کا مخلوق اور بندہ سمجھتے تھے مگر یہی پکارنا، منتیں ماننی، نذر و نیاز کرنی، اُن کو اپنا اپنا وکیل اور سفارشی سمجھنا ہی اُن کا کفر و شرک تھا سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے اُس کو پکارے کہ اُس کو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے سو ابوجہل اور وہ شرک میں برابر ہے۔ (تقویۃ الایمان، صفحہ ۸)

انتباہ

سنی برادری سوچے تمہیں دیوبندی ابوجہل کے برابر کہہ رہے ہیں۔ افسوس ہے کہ وہ تو تمہارا اتنا بڑا دشمن ہے اور تمہارا ان کے ساتھ یارانہ ہے۔

انا للہ و انا الیہ راجعون

الفقیر القادری محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

۱۴۲۰ھ بہاولپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہٖ الکریم

تمھید

ہمارے دور میں اسلام سے نفرت اور شیطانی اُمور سے اُلفت کا دور دورہ ہے اگر بعض افراد کو اسلام سے کچھ انس ہوتا ہے تو وہ مذہبی اختلافات کو دیکھ سن کر اسلام سے متنفر ہو جاتا ہے۔ اُونچے طبقے کے لوگوں کا اسلام سے دوری کا موجب عموماً یہی مذہبی اختلافات ہیں۔ ان حضرات کو افہام و تفہیم جوئے شیر لانے کے مترادف ہے لیکن سید عالم ﷺ کے اس ارشادِ گرامی کو مشعل راہ بنائیں تو اُن کو مذہبی اختلافات بھی رحمت خداوندی نظر آئیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا

اختلاف اُمتی رحمتہ

میری اُمت کا اختلاف بھی رحمت ہے

دیوبندی بریلوی اختلاف

عوام صرف شیعہ سنی اور وہابی صوفی و دیوبندی بریلوی کو جانتے ہیں۔شیعہ سنی اختلاف تو سب کو معلوم ہے وہابی صوفی جسے دوسرے لفظوں میں دیوبندی بریلوی کہا جاتا ہے اُس اختلاف کو بھی عموماً سب جانتے ہیں لیکن اس کے اصلی اختلاف سے اکثر بے خبر ہیں۔بعض تو اسے سیاسی اختلاف سمجھتے ہیں بعض کہتے ہیں ان کا اختلاف محض کاروبار کی وجہ سے ہے بعض تعصب سمجھ کر ان کے اختلاف کو اہمیت نہیں دیتے بعض فروعی اختلاف تصور کرتے ہیں حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔

وجہ اختلاف ان دونوں کے اختلاف کا اصلی موجب صرف ایک ہے ادب، بے ادبی گستاخی۔

بریلوی

انبیاء واُولیاء خصوصاً نبی اکرم ﷺ کی معمولی سے معمولی بے ادبی و گستاخی کو کفر کا فتویٰ دیتے ہیں کہنے والا کتنا بڑا عابد وزاہد اور عالم ومحدث ومفسر کیوں نہ ہو۔

دیوبندی

بلکہ یہ ذاتِ باری تعالیٰ کی بے ادبی و گستاخی کو بھی عین توحید سمجھتے ہیں ۔انبیاء واُولیاء خصوصاً حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی بے ادبی اور گستاخی اور ہتک آمیز کلمات لکھنا بولنا ان کا مشغلہ ہے اور اُن کی توہین ان کے نزدیک عین توحید ہے اور اسے وہ اپنے لئے اعلیٰ عبادت سمجھتے ہیں۔

مولوی اشرف علی تھانوی کا اعتراف

دیوبندی، وہابی بے ادب ہیں اور بریلوی (اہلسنت) باادب ہیں۔

"بدعتی" کے معنی ہیں باادب بے ایمان اور وہابی کے معنی ہیں بے ادب باایمان ۔(ملفوظات حسن العزیز)

فوائد

سب کو معلوم ہے کہ ہم اہل سنت کو یہ حضرات بدعتی کہتے ہیں اگرچہ وہابی، دیوبندی دو لفظ ہیں لیکن درحقیقت یہ دونوں ایک ہیں کیونکہ ان دونوں کا سرچشمہ "اسماعیل دہلوی" ہے اور اُس نے ہی ان دونوں کے اندر گندی عادت ڈالی ہے کہ اپنے ماسوا دوسرے تمام اہل اسلام کو کافر ومشرک اور بدعتی کہو۔اس کی تفصیل فقیر نے اپنی کتاب "التحقیق الجلیل فی تحریک اسماعیل القتیل" میں عرض کی ہے۔

(۳) دیوبندی کا قطب عالم رشید احمد گنگوہی خود اقرار کرتا ہے کہ عقائد میں سب متحد مقلد (دیوبندی) غیر مقلد (وہابی) ہیں۔

(فتاویٰ رشیدیہ)

(۴) دیوبندیوں کا حکیم الامت اشرف علی تھانوی نے بھی مانا کہ اگر میرے پاس دس ہزار روپے ہوں سب کی تنخواہ کر دوں پھر خود ہی وہابی بن جائیں۔ (الافاضات الیومیہ)

اہلِ حق کا فیصلہ

(۱) عارف باللہ حضرت مولانا روم قدس سرہ کا فیصلہ

از خدا خواہیم توفیق ادب بے ادب محروم ماند از لطف رب

بے ادب تنہا خود را داشت بد بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد

(۲) اور مشہور ہے کہ با ادب با نصیب بے ادب بے نصیب۔

(۳) عربی مقولہ ہے

الاسلام کلہ ادب

اسلام کا دوسرا نام ادب ہے

نتیجہ

گویا جس کے پاس ادب نہیں وہ اسلام کی دولت سے محروم ہے۔

دیوبندی سے مراد کون

اس مختصر داستان سے آپ کو معلوم ہوا کہ دیوبندی سے دیوبند کا رہنے والا مراد نہیں بلکہ دیوبندی سے گستاخ بے ادب مراد ہے خواہ وہ دیوبند کا باشی ہو یا بریلی کا وہ ہندی ہو یا سندھی، عربی ہو یا عجمی۔

لطیفہ

جہاں پر ہمارے عوام ہوشیار ہوتے ہیں اور ان لوگوں کی گفتار و رفتار سے انہیں پہچان لیتے ہیں تو یہ لوگ اُن کی گرفت سے بچنے کے لئے قرآن سر پر ہاتھ رکھ کر قسم کھا جاتے ہیں کہ ہم نہ وہابی ہیں نہ دیوبندی۔ اس سے اُن کا مطلب ہوتا ہے کہ ہم وہابی نہیں یعنی عبدالوہاب نجدی کی اولاد سے نہیں اور دیوبندی نہیں یعنی دیوبند کے باشی نہیں۔

اس مکاری وعیاری میں بڑا کمال رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ ہر دیگ کے چمچے بن کر اپنا اُلو سیدھا کر لیتے ہیں۔

چنانچہ تحریک نظامِ مصطفیٰ ۱۹۷۷ء سب نے دیکھ لیا کہ اُنہوں نے بریلوی بن کر وہی کر دکھایا جسے برسوں شرک بدعت کہتے

چلے آئے۔ یہاں تک کہ اہل سنت کے تمام مراسم ومعمولات بجالاتے ہیں جن باتوں کوکفروشرک اور بدعت گردانتے ہیں انہیں کوعمل میں لاتے ہیں اور جن چیزوں کوخنزیر کے برابر حرام مانتے ہیں اُنہیں کھاتے ہیں۔اس پوری داستان فقیر کے رسالہ ''دیوبندی کون ہیں؟'' میں لکھی ہے۔

بریلوی سے کون مراد ہیں؟

وہ حنفی اہل سنت جوحضور ﷺ کی اُمت کا نجات پانے والا گروہ جسے حضور ﷺ کی متابعت نصیب ہے جنہیں قدیم الایام سے ہر گمراہ فرقہ بدعتی مبتدعا گردانتا رہا اور دورِ حاضرہ میں وہابی، دیوبندی انہیں بریلوی کہتے ہیں وہ صرف اس لئے کہ جب ان لوگوں نے حنفیت وسنیت کا لبادہ اوڑھا تو ہر حق پرست عالم دین نے اُن کی تردید کی لیکن اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب بریلوی قدس سرہٗ نے اُن کے رد میں کئی کتابیں اور کئی رسائل لکھے جس سے وہابیت، دیوبندیت کے مضبوط قلعے گرنے لگے اور نقلی سنیت وحنفیت کا رنگ پھیکا پڑ گیا اور حق کا بول بالا ہوا بطور انعام حق تعالیٰ سے یہ نام موصوف کی وجہ سے مذہب مہذب اہلسنت کو بریلوی اور بریلویت سے تعبیر کیا گیا چنانچہ ایوب قادری لکھتا ہے

طبع رسا، حاضر اور قوی حافظہ کے مالک تھے بہت سے رسالے اور کتابیں لکھیں، خوب شہرت وناموری حاصل کی۔ مولوی احمد خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے رنگ کے مخصوص عالم تھے۔ بریلی روہیلکھنڈ یوں تو روہیلوں کے زمانہ سے مشہور ہے لیکن مولوی صاحب (اعلیٰ حضرت) کی وجہ سے بریلی اکناف واطراف ہندو پاک میں خوب مشہور ہوئی۔ بریلی اور بریلویت جیسے الفاظ بطور اصطلاح استعمال ہونے لگے۔اس تاریخ کو ہندو پاک کے علاوہ عرب وعجم کے مختلف شہروں میں اعلیٰ حضرت کا عرس بڑی دھوم دھام سے منایا جاتا ہے۔۲۵ صفر ۱۳۴۰ھ کومولانا احمد رضا خان کا انتقال ہوا۔(تذکرۂ علمائے ہند)

کرامتِ اعلیٰ حضرت قدس سرہ‘

یہ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی قدس سرہٗ کی ایک کرامت ہے کہ عرب وعجم میں اہلِ سنت کے اُن پرانے عقائد ومعمولات کو جہاں بھی کوئی عمل میں لائے گا تو بدمذہب خصوصاً وہابی دیوبندی اُسے بریلوی کے نام سے پکاریں گے خواہ ایسے عقائد رکھنے والا اور ایسے معمولات کا عامل اعلیٰ حضرت کو جانتا نہ ہو بلکہ میں نے آنکھوں سے دیکھا اور کانوں سے سنا کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ عقائد ومعمولات سے اہلِ سنت پر کار بند ہونے کی وجہ سے بریلوی پکارا

جاتا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ

جن لوگوں کو انبیاء و اولیاء خصوصاً حضور سرورِ عالم ﷺ سے محبت و عقیدت اور اُن کی نسبتوں سے نیاز مندی اور ادب ہے وہ بریلوی ہیں اور جو اُن حضرات سے بے ادبی و گستاخی کا مظاہرہ کر کے بغض و عداوت کا ثبوت دیتے ہیں وہ وہابی دیوبندی ہیں۔

اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ اور اُن کے متبعین نے جب ان دیوبندیوں کے تقدس کا بھانڈ چوراہے پر چور کیا تو دیوبندیوں نے اپنے دل کی بھڑاس نکالنے کے لئے اہل سنت کے کئی کئی نام تجویز کیے۔ کبھی بریلوی، کبھی مشرک، کبھی رضا خانی چنانچہ منظور اسنبھلی نے اپنی کتاب سیف رحمانی میں ہمیں اسی نام سے موسوم کیا ہے حالانکہ رضا خوانی نام کا کوئی کافر تو دنیا میں نہیں۔ سبیل الرشاد، صفحہ ۳ میں ہے کہ خاص مولوی عبدالشکور لکھنوی کا طبع زاد لقب ہے اُس نے اہل سنت کو فرقہ رضا خانی نہ کہا تھا۔

لطیفہ بلی کو آپ نے دیکھا ہوگا کہ عاجز ہو کر ناجائز طریق پر جس طرح بن پڑتا ہے حملہ کرتی ہے۔ حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

نہ بینی کہ چوں گربہ عاجز شود　　　بر آرد بچنگال چشم پلنگ

اسی طرح اہل باطل بھی جب دلائل سے عاجز ہوتے ہیں تو اہل حق کو برے نام سے ملقب کر کے دل کی بھڑاس نکالتے ہیں چنانچہ

(۱) جب کفار نبی اکرم ﷺ کے مقابلہ سے عاجز ہوئے تو آپ کو صال کے نام سے موسوم کیا۔ (بخاری)

(۲) جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے باغیوں نے بدلہ لینا چاہا تو آپ کو بدعتی قرار دیا۔ (البدایہ والنہایہ)

(۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خارجیوں نے بدعتی و مشرک گردانا۔ (البدایہ والنہایہ)

(۴) ایک معتزلہ نے سیدنا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے تنگ آ کر اپنے آپ کو اہل توحید والعدل اور اہلِ سنت کو کیا سے کیا کہا۔

(۵) سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کو حاسدین نے مرجبہ کے نام سے بدنام کیا۔

(۶) ابن تیمیہ کی پارٹی نے اہل حق کو باطل پرست و اہل ہوا کے القاب سے یاد کیا۔

(۷) محمد بن عبدالوہاب نجدی نے اہل سنت کو کافر ومشرک اور بدعتی گردانا اور دیوبندی، وہابی، غیر مقلد، مودودی، غلام خانی، پنج پیری اب سارے کے سارے محمد بن عبدالوہاب کے مقلد ہیں اسی لئے اہلِ حق کو کافر ومشرک اور بدعتی سمجھتے ہیں لیکن چونکہ کھل کر اس نام کے استعمال سے جھجکتے ہیں کیونکہ اکثریت اہل سنت کی ہے۔ فلہٰذا اس کا اطلاق عوام پر کرتے ہیں تو ان کے حلوے مانڈے، نذرانے، چندے اور دیگر کاروبار بند ہوتے ہیں۔ اس لئے اہل سنت کے ایک بڑے عالم، مایہ ناز مصنف وصدی حاضرہ کے مجدد مولانا شاہ احمد رضا بریلوی قدس سرہ کو نشانہ علامت بنا کر اہل سنت کے ہر فرد کو رضا خانی یا بریلوی کی نسبت لگا کر خوب گالیاں دیتے ہیں۔ اس کی تفصیل فقیر کی کتاب ''ردسیف یمانی'' میں دیکھئے۔

تنبیه

ہم دیوبندیوں کی مخالفت ان کے اُن گندے عقائد کی وجہ سے کرتے ہیں اور ہمیشہ اہل حق کا شیوہ رہا ہے کہ باطل کے بطلان کو منظر عام پر لائے گیا۔ قرآن وحدیث کے پڑھنے والے بے خبر ہیں کہ کفار ومنافقین اور مشرکین کی تردید کیسے واشگاف الفاظ سے کی گئی اور اس پر بڑا زور دیا گیا اور نبی اکرم ﷺ اسی طرح تمام انبیاء علیہم السلام کی مبارک زندگیاں باطل کی لڑائیوں میں گزریں۔

دشمن احمد پہ شدت کیجئے — ملحدوں کی کیا مروت کیجئے
ذکر اُن کا چھیڑیئے ہر بات میں — چھیڑنا شیطاں کی عادت کیجئے
غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل — یارسول اللہ کی کثرت کیجئے
شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب — اُس برے مذہب پر لعنت کیجئے

ذیل میں چند ایک حوالے بطور نمونہ پیش ہیں تا کہ ناظرین دیوبندی اور بریلوی کا فرق خود بخود معلوم کرسکیں اگرچہ اُس کے بالمقابل فقیر نے توضیحاً اہلِ سنت کے عقائد ومسائل بھی لکھ دیئے ہیں۔

فقط والسلام

الفقیر القادری محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہاول پور۔ پاکستان